مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی کی کتاب تعلیم الاسلام کا علمی و تحقیقی محاسبہ

جوامع الاحکام

در ردِ

تعلیم الاسلام

13 ھ 42

مرتب

حضرت مولانا سید محمد یعقوب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام

ضیغم اسلام قاطع بدمذہبیت

حضرت علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ قادری

مدظلہ العالی

تخریج وحواشی

میثم عباس قادری رضوی

نام کتاب : جوامع الاحکام دَررِ دِتعلیم الاسلام
مؤلف : حضرت مولانا سید محمد یعقوب الہ آبادی
رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ
تخریج، حواشی، مقدمہ : میثم عباس قادری رضوی
طبع اول : مطبع اشرفی، آستانہ حضرت کچھوچھہ شریف
طبع دوم : جون ۲۰۱۶ء/شعبان ۱۴۳۷ھ طبع سوم
صفحات : ۶۴
سلسلۂ اشاعت نمبر : ۹
تعداد : ایک ہزار
ناشر : ادارہ تحفظِ عقائدِ اہلِ سُنّت و جماعت، پاکستان

اظہارِ تشکُّر

یہ کتاب ضیغمِ اسلام قاطع بدمذہبیت حضرت علامہ پیر سید مظفر حسین شاہ قادری مدظلہ العالی کے مالی تعاون سے شائع ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم اس دینی تعاون پر آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

فہرست

تعارف کتاب

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب ''جوامع الاحکام دَر ردِ تعلیم الاسلام'' میں دیوبندی فرقہ کے مزعومہ ''مفتیِ اعظم'' اور ''ابوحنیفہ ثانی'' کی اعتقادی وفقہی اغلاط کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مرتب حضرت مولانا سید محمد یعقوب الٰہ آبادی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے دیوبندی کتاب ''تعلیم الاسلام'' کے رد میں 3 کتب شائع کیں۔ جن کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

(1) ''جوامع الاحکام دَر ردِ تعلیم الاسلام'' یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(2) ''رحمتِ دستگیر''۔ اس کا ذکر آپ نے اسی کتاب ''جوامع الاحکام'' کے شروع میں کیا ہے اور اس کے حاشیہ میں لکھا ہے:

''یہ رسالہ کیلا پیٹھ بازار کی مسجد چوڑی والی کے سامنے مقام سورت کے پتہ سے مل سکتا ہے''۔

(3) ''تفہیم الاسلام دررد رسائل تعلیم الاسلام''۔ ''جوامع الاحکام'' کے آخری صفحہ پر ناشر نے ردِ وہابیہ دیوبندیہ میں علماءِ اہلِ سنت کی مختلف کتب کی دستیابی کا اشتہار دیا ہے۔ اور اس کے آخر میں لکھا ہے:

''اطلاعِ ضروری: رسائلِ تعلیم الاسلام مصنفہ مولوی کفایت اللہ دہلوی کے رد میں تیسرا رسالہ موسومہ باسم تاریخی ''تفہیم الاسلام دَر ردِ رسائلِ تعلیم الاسلام'' زیرِ طبع ہے ان شاء اللّٰہ تعالٰی ہفتہ عشرہ میں ہدیہ ناظرین ہوگا۔ ملنے کا پتہ: سید محمد یعقوب کیلا پیٹھ بازار چوڑی والی کے دوکان کے سامنے مسجد میں مقام سورت''

دیوبندی کتاب ''تعلیم الاسلام'' کے رد میں مذکورہ بالا باقی دو کتب بھی اگر دستیاب ہو گئیں تو ان کا مجموعہ شائع کر دیا جائے گا، ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔ فی الحال کتاب ''جوامع الاحکام'' آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔

مولوی مہدی حسن شاہجہانپوری دیوبندی اور مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی کے افکار و نظریات کے رد میں خلیفۂ اعلیٰ حضرت محدثِ اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے بھی ایک کتاب ''کما قال اقول فی رد اھل الضلال والجھول'' تالیف فرمائی تھی۔ اللہ نے چاہا تو کسی وقت یہ کتاب بھی آپ کی خدمت پیش کر دی جائے گی۔

کتاب ''تعلیم الاسلام'' کے دیوبندی مؤلف کے بارے اکبر شاہ بخاری دیوبندی کے جھوٹ کا رد:

''تعلیم الاسلام'' کے مؤلف مفتی کفایت اللہ دیوبندی کانگریسی اور پاکستان کے پکے مخالف تھے۔ لیکن مفتی عبدالشکور ترمذی دیوبندی صاحب کی پسند فرمودہ کتاب ''تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین'' کے مرتب مولوی اکبر شاہ بخاری دیوبندی صاحب نے حقیقت کو مسخ کر کے مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی صاحب کو اکابرِ پاکستان میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے:

''انہیں تحریک پاکستان کے اکابرین میں بھی اہم مقام دیا جاتا ہے''

(تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین صفحہ 402 مطبوعہ طیب اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری دیوبندی نے مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی صاحب کا ایک فتویٰ نقل کیا ہے جس میں لکھا ہے:

''پاکستان کا مطالبہ پورا ہونے والا نہیں ہے اور اگر کسی طرح پورا ہو بھی گیا تو وہ مسلمانوں کے لیے مفید نہ ہوگا''

(مفتی کفایت اللہ دہلوی، ایک مطالعہ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ جمعیت پبلیکیشنز، متصل مسجد پائیلٹ ہائی

سکول، وحدت روڈ، لاہور۔ دسمبر ۲۰۰۴ء)

مولوی اکبر شاہ دیوبندی سے ایک سوال:

اکبر شاہ دیوبندی صاحب بتایئے آپ نے کس طرح مفتی کفایت اللہ دیوبندی صاحب کو تحریکِ پاکستان کے اکابر میں شمار کرلیا، جب کہ مفتی صاحب کے فتوے سے یہ ثابت ہے کہ وہ قیامِ پاکستان کو ناممکن اور اس کے مطالبے کو مسلمانوں کے لیے نقصان دہ سمجھتے تھے، اور پاکستان مخالف جماعت کانگریس کے سرگرم حامی تھے جس کا اقرار آپ نے بھی کیا ہے اور لکھا ہے:

''مفتی کفایت اللہ تحریک آزادی میں کانگرس کے بھی حامی تھے''۔

(تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین صفحہ 401 مطبوعہ طیب اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

یقیناً یہ آپ کا سیاہ جھوٹ ہے کہ آپ نے پاکستان مخالف (ہونے کے باوجود) مفتی کفایت اللہ دیوبندی صاحب کو ''تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدین'' میں شامل کر دیا۔ اکبر شاہ بخاری دیوبندی صاحب! آپ کا جھوٹا ہونا سب پر واضح ہوگیا۔ اب آپ کے ہم مسلک عالم سے آپ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت پیش کررہا ہوں۔ مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی صاحب کی کتاب ''دلی کی برادریاں'' کے آخر میں مفتی کفایت اللہ دیوبندی کی تصویر کے نیچے یہ عبارت درج ہے:

''پاکستان کے ایک اندھے مصنف ((اکبر شاہ بخاری دیوبندی)) نے آپ ((یعنی مفتی کفایت اللہ دیوبندی)) کو تحریکِ پاکستان کے مجاہد میں شامل کر کے عوام کے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے''۔

(دلی کی برادریاں مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، بالمقابل مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی)

ثابت ہوگیا کہ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کا پاکستان مخالف مفتی کفایت اللہ دیوبندی کانگریسی کو تحریکِ پاکستان کے اکابر میں سے قرار دینا ان کے اپنے ہم مسلک عالم کے نزدیک بھی سراسر غلط اور عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنا ہے۔

مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی گاندھی کے مشیر تھے:

دیوبندی ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری نے اپنی کتاب میں مفتی کفایت اللہ دیوبندی کے بارے میں لکھا ہے:

''ان ہی دنوں گاندھی جی نے کانگریس کے کام کی ابتداء کردی اس کام میں گاندھی جی کے سب سے زیادہ مشیر حضرت مفتی صاحب تھے''

(مفتی کفایت اللہ دہلوی، ایک مطالعہ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ جمیعت پبلیکیشنز، متصل مسجد پائیلٹ ہائی سکول، وحدت روڈ، لاہور۔ دسمبر ۲۰۰۴ء)

نسلی مرزائی کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے: مفتی کفایت اللہ دیوبندی

کتاب ''تعلیم الاسلام'' کے مؤلف مفتی کفایت اللہ دیوبندی نے نسلی مرزائی کے ہاتھ کے ذبیحہ کے حلال یا حرام ہونے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں لکھ دیا۔

''اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے''۔

(کفایت المفتی جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی)

نعوذ باللہ! ہم اہلِ سنت اگر اولیاء کے ایصالِ ثواب کے لئے جانور ذبح کریں تو دیوبندی اسے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل کر کے حرام قرار دیں لیکن اگر نسلی مرزائی جانور ذبح کرے تو وہ دیوبندیوں کے نزدیک حلال ٹھہرے۔ پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا۔

مفتی کفایت اللہ دیوبند کا فتویٰ اِکرامِ صحابہ کے خلاف ہے: مولوی پروفیسر قاضی طاہر علی الہاشمی دیوبندی کا مؤقف

پروفیسر قاضی طاہر علی الہاشمی دیوبندی مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی کے ایک فتویٰ

کارد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضرت معاویہؓ اور یزید کے ہاتھ پر ولی عہدی کی بیعت کرنے والے جملہ صحابہ وتابعین کے بارے مفتی صاحب سے حسبِ ذیل ایک غیر موزوں اور نامناسب بلکہ خلافِ واقع فتویٰ صادر ہو گیا''

(ناقدین سیدنا امیر معاویہؓ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ قاضی چمن پیر الہاشمی اکیڈمی، مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہؓ چوک حویلیاں۔ ہزارہ)

اس کے بعد قاضی صاحب ''کفایت المفتی'' سے وہ فتویٰ نقل کر کے لکھتے ہیں:

''یہ کسی عالم کا قول نہیں ہے بلکہ ابوحنیفہ ثانی اور مفتیِ اعظم کا انتہائی غور وخوض کے بعد باقاعدہ تحریری صورت میں ایک فتویٰ (جسے شرعی حکم کا درجہ حاصل ہے) کی حیثیت سے سامنے آیا ہے جس سے ایک قاری کے لیے صحابہ کرامؓ کے بارے مطلوبہ ''حُسن ظن'' قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بات قابلِ غور ہے کہ کیا چودہ صدیاں بیت جانے کے بعد کسی بھی شخص کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو، یہ حق حاصل ہے کہ وہ صحابہؓ کے فعل کی صراحتاً تغلیط کرے''

(ناقدین سیدنا امیر معاویہؓ صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ قاضی چمن پیر الہاشمی اکیڈمی، مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہؓ چوک حویلیاں۔ ہزارہ)

''کیا صحابہؓ کی تغلیط اِکرامِ صحابہؓ ہے؟ کیا صحابہؓ کی تغلیط کو 'احسن القول فی اصحاب' میں شمار کیا جا سکتا ہے؟''

(ناقدین سیدنا امیر معاویہؓ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ قاضی چمن پیر الہاشمی اکیڈمی، مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہؓ چوک حویلیاں۔ ہزارہ)

مجھے اختصار ملحوظ ہے اس لیے ان سطور پر اکتفا کرتا ہوں، اگر مزید تفصیل درکار ہو تو ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری دیوبندی کی کتاب ''مفتی کفایت اللہ دہلوی، ایک مطالعہ''

ملاحظہ کریں۔ اس میں گاندھی و کانگریس کی حمایت، مسلم لیگ کی مخالفت اور محمد علی جناح کے کفر پر مشتمل مفتی کفایت اللہ دیوبندی کے فتوے نقل کیے گئے ہیں۔

''جوامع الاحکام'' کی جدید اشاعت کے متعلق کچھ گذارشات:

1۔ کتاب میں مذکور عبارات کی تخریج کردی گئی ہے۔

2۔ جن حواشی کے آخر میں اس کتاب کے مرتب مولانا سید محمد یعقوب کا نام ''12'' کے ساتھ لکھا ہے، ان کے متعلق اس وضاحت کی ضرورت نہیں کہ یہ مرتب کے تحریر کردہ حواشی ہیں لیکن کچھ مقامات پر صرف ''12'' لکھا ہے محشّی کا نام درج نہیں، ان حواشی کے بارے میں گمان یہی ہے کہ یہ بھی مولانا سید محمد یعقوب کے تحریر فرمودہ ہیں۔ ''فتوی علمائے مزنگ'' کے تحت حضرت مولانا ابورشید محمد عبدالعزیز رحمة الله عليه خطیب و امام جامع مسجد ملک سردار خان مرحوم مزنگ ضلع لاہور کا فتوی نقل کیا گیا ہے، اس فتوی کے دو حواشی کے آخر میں بالترتیب ''مجیب'' ''ابورشید عفی عنہ'' لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو حواشی حضرت مولانا ابورشید محمد عبدالعزیز رحمة الله عليه کے تحریر فرمودہ ہیں۔ جو حواشی راقم نے لکھے ہیں اُن کے آخر میں (میثم قادری) لکھ دیا گیا ہے تاکہ قدیم اور جدید حواشی میں امتیاز رہے۔

3۔ کتاب کے متن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی، صرف قدیم رسم الخط کو جدید رسم الخط میں تبدیل کیا گیا ہے۔ جیسے ''اون'' کو ''اُن''، ''اوس'' کو ''اُس'' اور ''فرماویں'' کو ''فرمائیں''

4۔ قدیم مطبوعہ نسخہ میں بعض مقامات پر عربی عبارات کے تراجم کو حواشی میں درج کیا گیا تھا، قارئین کی آسانی کے لیے ان تراجم کو عربی عبارات کے ساتھ قوسین () میں لگا دیا گیا ہے تاکہ اس بات کا فرق رہے کہ یہ تراجم حواشی سے متن میں شامل کیے گئے ہیں۔ کتاب میں دو مقامات (حاشیہ نمبر ۵ اور ۲۸) پر عربی عبارات کا ترجمہ متن اور حاشیہ دونوں جگہ موجود تھا۔ دونوں تراجم کو متن اور حاشیہ میں بحالہ قائم رکھا گیا ہے۔

5۔ کتاب کے قدیم مطبوعہ نسخہ میں شامل کچھ الفاظ اور حوالہ جات قوسین () میں درج تھے اس لیے راقم نے اپنی طرف سے شامل کیے جانے والے وضاحتی الفاظ اور تخریج کو ڈبل قوسین (()) میں درج کیا ہے تاکہ فرق رہے۔ موضوع کی مناسبت سے نئے عناوین قائم کر کے ان کو بھی ڈبل قوسین (()) میں کر دیا گیا ہے۔

اس کتاب پر تقریباً تین سال قبل کام شروع کیا تھا، اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا اور وہ وقت آ گیا کہ کتاب تمام مراحل سے گذر کر آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

اظہارِ تشکر: جناب مجاہدِ اہلِ سُنّت محترم محمد ابرار قادری صاحب کے علمی خزانہ سے یہ کتاب دستیاب ہوئی، مکرم و محترم حضرت مولانا مزمل رضا قادری مدظلہ العالی نے متعدد عربی کتب (جو اس وقت میرے پاس موجود نہیں تھیں) کے حوالہ جات کی تلاش میں مدد فرمائی۔ اور برادرِ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی راحت خان قادری شاہجہانپوری مدظلہ العالی (بانی و ناظمِ اعلیٰ دار العلوم فیضانِ تاج الشریعہ، بریلی شریف) نے نظرِ ثانی فرما کر پروف کی اغلاط کی نشان دہی فرمائی۔ اللہ کریم ان احباب کو اس دینی تعاون پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

ایک اہم اعلان: میری اپنی تحریر یا میری مرتب کردہ کتاب میں اگر کسی ایسی بات کی نشان دہی ہو جو اہلِ سُنت و جماعت بالخصوص اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مجددِ دین و ملت مولانا الشاہ مفتی احمد رضا خان قادری فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے خلاف ہو تو میں اس سے پیشگی رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے خدمتِ دین کی توفیق دیے رکھے، اسلام پر زندہ رکھے اور اسلام پر ہی موت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میثم عباس قادری رضوی

۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ / ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۵ء

بگو اے اہلسنت روز وشب باصدقِ ایقانی
اغثنا یا رسول اللّٰہ مدد یاشاہِ جیلانی

غلامِ نبی کا رہے بول بالا عدوئے نبی کا سدا منہ ہو کالا
ہمارے نبی کی ثنا کر رہا ہے کلامِ مقدس میں خود حق تعالیٰ
وہ صدیق وفاروق وعثمان وحیدر کہ جن سے ہے دینِ نبی کا اُجالا
انہوں نے ہمیں راہِ دیں ہے سکھائی انہوں نے ہمیں ہر بلا سے نکالا
نبی یوں تو لاکھوں ہوئے ہیں ولیکن ہمارے نبی کا ہے رتبہ نرالا
میں شبیر وشبر کی اُلفت میں اُٹھوں قیامت میں اے میرے مولیٰ تعالیٰ
میرے پیرومرشد شہِ غوثِ اعظم لہابی کا جس نے بدن توڑ ڈالا
میں اُن کا ثنا خوان رہوں یاالٰہی پیوں رات دن اُن کی اُلفت کا پیالا
جسے نامِ احمد سے انکار ہوئے بہے رات دن اُس پہ لعنت کا نالا
جسے بُغض ہو دینِ احمد سے یارو اُسے سمجھو شیطان کا ہم نوالہ
جومنکر شفاعت کے ہیں اے عزیزو دوعالم میں منہ ان کا بس ہوگا کالا
لہابی گیا ہے کسی شہر میں گر تو جس نے بھی دیکھا اُسی دم نکالا
نہ جانو مسلمان اُسے وہ ہے مرتد لہابی کے معنے ہیں شیطان والا
نہ اُس کے کسی دام میں آؤ یارو لہابی بڑا ہوتا ہے مکر والا
وہ ظاہر میں کچھ ہے تو باطن میں کچھ ہے اُسے جان لو تم کہ کُتا ہے کالا
بچا اُن کی صحبت سے حافظؔ کو یارب یہی عرض تجھ سے ہے اے رب تعالیٰ

صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، رضوان اللّٰہ علیھم اجمعین، رحمۃاللّٰہ تعالیٰ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

((اس کتاب کو ترتیب دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی)):

برادرانِ اسلام اہل سنت و جماعت! آپ حضرات پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ سورت کی راشٹریا (قومی آزادی) سکولوں میں خیر خواہی مسلمین اور اُن کے پیارے بچے معصومین کی بہبودی و ہمدردی کے ظاہری صورت سے مدعی بعض حضرات نے بچوں کو دینی تعلیم دِلانے کا انتظام کیا اور رسائلِ تعلیم الاسلام مصنفہ مولوی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری و دہلوی مدرس مدرسۂ امینیہ، دہلی کو تعلیم کیلئے بہت ہی مفید بزعم خود سمجھ کر عوام کو سمجھا بجھا کر اُن رسائل کا بچوں کو پڑھانا ماہ مارچ 1923ء میں جاری کیا۔ جس کے جاری ہونے کی اطلاع محبِ سُنّت عدوئے بدعت جناب مولانا مولوی حافظ سید غلام محی الدین صاحب سنی حنفی قادری صاحب کو ہوئی، جس پر مولانا صاحب موصوف نے جامع مسجد چوک بازار، سورت میں بعد نمازِ جمعہ جاری شدہ رسائلِ تعلیم الاسلام جن میں عقائدِ حقہ اہلِ سنت و جماعت سلف صالحین کے خلاف بہت سے مسائل عقائد کو خراب کرنے والے ہیں، اس لیے مسلمانوں کا اپنے بچوں کو اِن رسائل کا پڑھانا مفید نہیں بلکہ مضرت رساں ہوگا اِس کی ہدایت فرماتے ہوئے ان رسائل کے بعض مسائل کا رد بیان فرمایا تھا جس سے مسلمانوں کو واقفیت حاصل ہوئی اور شہر میں اس بات کا چرچا پھیلا اور رسائلِ تعلیم الاسلام پڑھانے نہ پڑھانے میں شہر کے بعض محلوں میں اختلاف واقع ہوا اور گجراتی اخباروں (1) میں اس واقعہ کی تفصیل طبع ہوئی اور مسلمانوں میں محبت واخلاص قائم رہے، نا اتفاقی نہ پھیلے اس کا خیال رکھتے ہوئے ان رسائل

(1) سورت سے ہفتہ وار گجراتی میں گجرات مترتہ تھا گجرات درپن کے نام سے شائع شدہ اخبار کے یکم اپریل 1923ء کے پرچہ میں یہ کیفیت دیکھنے میں آئی تھی اور سنا ہے کہ بمبئی کے اخباروں میں بھی یہ واقعہ طبع ہوا تھا۔ 12
سید محمد یعقوب

کی تعلیم موقوف کر کے دوسرے رسائل جاری کرانے پر توجہ دلائی گئی۔

((نام نہاد لیڈرانِ خلافت کی بے حسّی)):

باوجودیکہ رسائل کے جاری کرنے والے اصحاب جو خلافت کمیٹی وغیرہ کی طرف سے قرار یافتہ اکثر جلسوں میں لوگوں کو ہمدردی واخوت واتفاق کی اشد ضرورت کو اظہار فرما کر اُس پر عمل پیرا ہونے کو فرمائیں اور راسٹر یا سکولوں کی تعلیم کیلئے علاوہ اور سکولوں کی تعلیم کو غلامی کی تعلیم قرار دے کر بچوں کے اخلاق پر بُرا اثر ہونے کا اندیشہ ظاہر کر کے ایسی تعلیم ہوتی ہو اُس سے اپنے بچوں کو بچانے کی اپنی تقریروں میں ہدایت فرمائیں وہی حضرات ہیں جنہیں خود اپنی تقریروں کے مطابق اب اتفاق وہمدردی واخوت کا خیال ہی نہیں ہوتا ہے، غلامی کی تعلیم تو بچوں کے اخلاق پر بُرے اثر کے باعث قابلِ اجتناب و نفرت تھی مگر آہ عقائد کی خرابیوں سے بچوں کے گمراہی میں مبتلا ہونے کی خود تو فکر نہیں مگر مسلمانوں کی شکایتوں پر بھی التفات نہیں کرتے اور دراں حالیکہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ((پارہ:1، سورۂ بقرہ، آیت:44))

ترجمہ: ''کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو ساتھ بھلائی کے اور بھولے جاتے ہو جانوں اپنی کو''

اور اسی مقدس کتاب میں صحیح العقیدہ وصادق الایمان کو پیارے خطاب کے ساتھ دوسرے مقام پر ہدایت فرمائی گئی ہے کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

((پارہ:28، سورۂ صف، آیت:2))

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیوں کہتے ہو جو کچھ کہ ((خود)) نہیں کرتے ہو''۔

افسوس کہ اِن تمام باتوں سے رُوگردانی کی جاتی ہے

((مولانا شوکت علی کی طرف سے دیو بندی تعلیم الاسلام کی مخالفت)):

حتیٰ کہ خلافت وسوراج وغیرہ کے مقبول لیڈر جناب مولانا شوکت علی صاحب سورت میں تشریف لائے اور محلّہ رانی تلاؤ کے راسٹریا سکول نمبر چالیس کو معائنہ کیا اُس وقت اُس محلّہ کے اہلِ سنت و جماعت مسلمانوں نے اُن سے بھی گذارش کی اور رسالہ تعلیم الاسلام نمبر 4 کا صفحہ 16، 17، 18 کے شرک و بدعت کے بیان کو پڑھ سنا کر مستفسر ہوئے، جس پر اُنہوں نے بھی فرمایا کہ ''مصنف دیو بندی خیال کا ہے اور سکول کے منشی سے کہا کہ اِن رسائل کو موقوف کردو اور لاہور سے دیگر رسائل طلب کر کے جاری کرو'' یہ کیفیت بھی گجراتی اخبار (2) میں مسلمان بھائیوں کی واقفیت اور رسائل جاری کرنے والے اصحاب کی توجہ اِس جانب مبذول کرنے کی غرض سے ''محلّہ رانی تلاؤ کھاٹکی واڑ'' کے مسلمانوں نے طبع کرائی اور اُس کے بعد حضرت مولانا نثار احمد صاحب کانپوری اور جناب مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی کی بمقام سورت تشریف آوری ہوئی، اِن دونوں حضرات پر بھی رسائلِ تعلیم الاسلام واستفتاء پیش کیا گیا، جس وقت رسائل جاری کرنے والے اور رسائل کو قابلِ تعلیم سمجھتے ہوئے اُس کے جاری رکھنے کی حمایت کرنے والے بھی موجود تھے مگر الحمد لِلّٰہ علٰی احسانہٖ مذکورہ عالموں نے بھی ان رسائل کے اعتقادی مسائل کو عقائدِ اہلِ سنت و جماعت سلف صالحین کے خلاف وعقائدِ وہابیہ نجدیہ و ہندیہ کے موافق ہونا ظاہر فرمایا اور ان رسائل ومسائل کی تعلیم کو بہتر سمجھنے والوں پر وہابی ہونے کا فتویٰ مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی سلمہٗ نے صادر فرمایا، پھر بھی افسوس کہ رسائل جاری کرنے والے اصحاب نے رسائلِ تعلیم الاسلام کی تعلیم سکولوں سے موقوف نہ کی اور مسلمانوں میں وہی اختلاف باقی ہے، احقر نے اپنے اطمینانِ قلبی کیلئے رسائلِ تعلیم الاسلام کو علماءِ کرام ذوی الاحترام کی خدمتِ بابرکت میں مع استفتاء ارسال کیا تھا جس کے جواب میں جو جوابات علماءِ دین نے عطا فرمائے اُن کو بامید منفعتِ دینی واظہارِ حق کہ گمراہیت سے آپ خود بچیں اور اپنے

(2) سورت سے جاری شدہ روزانہ اخبار سماچار جلد 2 نمبر 221 مورخہ 20 دسمبر 1923ء کا پرچہ مطالعہ کرو۔12

پیارے بچوں کو بچائیں۔اس خیال سے اس سے قبل علماءِ کرام کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد و کوٹلی و بنارس کے رسائلِ تعلیم الاسلام کے متعلق آمدہ جوابات کو بصورت رسالہ مسمّیٰ بہ اسمِ تاریخی ''رحمتِ دستگیر''(3) طبع کرا کر پیش کر چکا ہوں اور اُس کے بعد کے آمدہ جوابات کو اس رسالہ میں جمع کیا گیا ہے، امید ہے کہ آپ بنظرِ انصاف مطالعہ فرما کر راہِ راست کو اختیار فرمائیں گے اور اس دینی تحفہ ہدایت موافق حکم شریعت سے مستفید ہو کر سائل و محرک و مجیب حضرات علماءِ کرام اہلِ سنت و جماعت و غیرھم کیلئے دعائے خیر فرما کر اجر عظیم حاصل کریں گے۔

وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

((پارہ 1:، سورۂ بقرہ، آیت:213))

ترجمہ: ''اور اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے طرف راہ سیدھی کے''

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

ترجمہ: ''اور نہیں اوپر ہمارے مگر پہنچا دینا (حق بات کا)''

((پارہ 22:، سورۂ یٰس، آیت:17))

الملتمس

سید محمد یعقوب متوطن الہ آباد فی الحال مقیم سورت (احاطہ بمبئی)

سوال:

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہمارے یہاں قومی مدرسوں و سکولوں میں رسائلِ تعلیم الاسلام مسلمان بچوں کے مذہبی دینی تعلیم میں پڑھانا جاری کئے گئے ہیں جس کے فقہی مسائل کو زید مذہب حنفیہ کے خلاف اور اعتقادی مسائل کو علماءِ اہلِ سنت و جماعت سلف صالحین کے عقائد حقہ کے خلاف کہہ کر نادان بچوں کو اس کی تعلیم نہ دینے کی ہدایت کرتا ہے اور عمرو زید کے اقوال کو باطل اور رسائلِ مذکورہ کے جملہ مسائل کو صحیح اور مصنف رسائل کو سُنّی حَنَفی اور اس کی تعلیم دینے کو موجبِ سعادت کہتا ہے اور

(3) یہ رسالہ کیلا پیٹھ بازار کی مسجد چوڑی والی کے سامنے مقام سورت کے پتہ سے مل سکتا ہے۔12

عوام لوگوں میں ان رسائل کو پڑھانے کی ترغیب دہی واشاعت کرتا ہے اِس تنازع مابین زید وعمر کے باعث جماعتِ مسلمین میں اختلاف ہو رہا ہے بعض اِس کے پڑھانے کو بہتر نہیں سمجھتے اور اِس کا پڑھانا موقوف کرنا چاہتے ہیں اور بعض اِس کو جاری رکھنا اور اِس کی تعلیم کو پسند فرماتے ہیں اس لیے بباعث فیصلۂ شرعی رسائل تعلیم الاسلام قاعدہ سے لے کر نمبر 4 تک جناب والا کی خدمتِ اقدس میں ارسال کیے گئے اس کو حرف بحرف مطالعہ فرما کرامرِ حق کا اظہار کیجئے اگر قولِ زید صحیح و قابل عمل ہو تو اُس کی صداقت کیلئے مرسلہ رسائل میں جو باتیں آپ کو غلط معلوم ہوں اس کا مع حوالہ صفحات و نمبر رسالہ حوالہ دے کر اُن مسائل کی تردید اور اُس کے پڑھانے کے دینی نقصانات واضح بدلائلِ شرعیہ بیان فرما کر عمرو کے اقوال و خیال کی تردید اور اُس کے اصرار پر صریحی حکمِ فقہ واحادیث وعقائدِ اہلِ سنت و جماعت سلف صالحین کے مطابق مفصل و مدلل بیان فرمائیں اور اگر عمرو حق پر ہو تو اُس سے بھی مطلع گردانیں تا کہ جماعتِ مسلمین حکمِ شریعت کے مطابق عمل پیرا ہوں جو موجبِ ہدایت ہو اور اختلاف مابین رفع ہو۔ بیّنوا توجروا، رحمکم اللّٰہ تعالٰی۔

الجواب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

((فتوی درگاہِ برکاتیہ احمدیہ مارہرہ شریف))

((تعلیم الاسلام میں فقہی اور اعتقادی غلطیاں ہیں)):

رسالہ تعلیم الاسلام میں بعض فقہی مسائل غلط اور بعض ناقص قاصر طریقہ پر بیان ہوئے ہیں اور بہت سے اعتقادی مسائل خلافِ اہلِ سنت و جماعت مخالف عقائدِ سلف صالحین موافق ضلالتِ وہابیہ ونجدیہ ہیں اُس کا مؤلف وہابی نجدی العقیدہ ہے جس پر خود اُس کی یہی تالیف شاہد ہے انبیاء و اولیاء و دیگر محبوبانِ خدا علیہم ثم علیہم الصلاۃ و الثناء کے علم وقدرت واختیار وحکومت جو اُنہیں اُن کے مالک و مولٰی تبارك و تعالٰی نے اپنے فضل وکرم سے عنایت فرمائی جو قرآنِ مجید و حدیثِ حمید کے نصوصِ کثیرہ، ظاہرہ، زاہرہ،

متواترہ سے ثابت اور سلفاً عن خلف تمام اہلِ سنت کے یقینی قطعی اجماعی ایمانی عقائد ہیں۔ان پر نجدیہ کے معلم اوّل ابن عبدالوہاب نجدی نے اپنی ''کتاب التوحید'' میں اور معلم ثانی وہابیہ اسماعیل دہلوی نے اپنی ''تقویۃ الایمان'' (4) میں اُس کی تقلید میں محض بہ خباثتِ باطن وزورِ زبان وزورِ بہتان جوحکمِ کفروشرک لگایااور تمام امتِ مرحومہ بلکہ خود اللہ و رسول جلّ وعلاو صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اپنے اُس ناپاک حکم کو پہنچایا جس کی تفصیل اور اُس پر رد قاہر کتب ورسائل علمائے حقانی مثل ''سیف الجبار'' و''بوارقِ محمدیہ'' و''خالص الاعتقاد'' و''کوکبۂ شہابیہ'' و''اکمال الطامہ'' ((الامن والعلیٰ)) وغیرھا میں ہے اُن عقائدِ ایمانیہ پر وہی حکمِ کفروشرک مؤلف تعلیم الاسلام نے بھی اپنی تالیف میں لگایا (دیکھو تعلیم الاسلام حصہ چہارم صفحہ 16 و 17 وغیرہ) ((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ کفروشرک کا بیان، بدعت کا بیان صفحہ 19 تا 23 ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی، شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور)) ایسی کتاب کی تعلیم مسلمان بچوں کو دینا دِلانا اُن کے عقائد کو خراب کرنا اور بچپن ہی سے اُن کے قلوب میں وہابیت کی ضلالت جمانا ہے۔

((امام ابنِ سیرین کی بدمذہبوں سے حد درجہ احتیاط)):

امام ابنِ سیرین رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ جو امام الصوفیہ امام الفقہاء امام المحدثین سب کچھ تھے اُن کا واقعہ مشہور ومعروف ہے کہ اُنہوں نے بدمذہبوں سے حدیث سننا گوارانہ فرمائی۔اُن سے قرآن مجید کی آیت سننا پسند نہ کی یہاں تک کہ اُنہیں اپنے پاس سے دور فرمادیا۔

((سنن الدارمی، کتاب العلم، باب اجتناب اهل الاهواء، رقم 411، جلد 1، صفحه389، دار المغنی للبشر والتوزیع، السعودیة، الطبعة الاولیٰ . 1412ھ، 2000ء))

(4) یہ کتاب نجدی کی ''کتاب التوحید'' کا ترجمہ ہے اور ہندوستان میں وہابیت کی اشاعت اس ترجمہ سے ہوئی اور یہی ''تقویۃ الایمان''، راندیر ضلع سورت سے اردو سے گجراتی زبان میں ترجمہ کر کے اشاعت کی گئی ہے۔گجرات کاٹھیاوار کے مسلمانو! ایسی کتاب کے مطالعہ سے بچو۔12 سید محمد یعقوب عفی عنہ

حدیث وقرآنِ مجید تو ضرور حق وہدایت ہی ہیں اُن سے بڑھ کر حق وہدایت کون ہوگا مگران امامِ اہلِ سنت نے اُس حق وہدایت کو بھی بد مذہب سے نہ سنا، آخراس کی کیا وجہ؟ یہی کہ اُنہیں اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ بد مذہب انہیں حق وہدایت سنانے کے بہانے ہی بہکا نہ دیں۔ بد مذہبوں کی کوئی وقعت اُن کے دل میں نہ آجائے۔ جب ایسے امامِ اجل اہلِ سنت کی بد مذہبوں سے خاص حدیث وقرآن مجید سننے میں یہ احتیاط تو کم علموں، ناواقفوں خصوصاً نادان بچوں کو کس طرح یہ اجازت دی جائے گی کہ وہ کسی بد مذہب بے دین سے دین سیکھیں۔ اپنے دین میں اُس کی تصانیف پر اعتماد کریں۔

((حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا بد مذہبوں سے دُور رہنے کا حکم)):

شریعتِ مطہرہ کا حکم ہے وہ فتنہ کا دروازہ سرے سے ہی بند فرماتی ہے ولہٰذا اُس نے صاف حکم دیا کہ

فَاِیَّاکُمْ (5) وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ

((صحیح مسلم، مقدمہ مسلم، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفا والاحتیاط، صفحہ23، مطبوعہ بیت الافکار الدولیہ، ریاض))

''اُن سے دور رہو اُنہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں''۔

حدیث تو بد مذہبوں سے دوری کی یہ تاکید شدید فرمائے اور ہم خاص اپنے دین میں اُنہیں اپنا معتمد بنالیں یہ کس درجہ شدید مخالفت حدیثِ حمید ہے فقیر کے برادرِ معظم ومکرم حضرت سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے ایک رسالہ بنام ''طرد المبتدعین عن مجالس المسلمین ''(6) تالیف فرمایا، جس میں

(5) اُن کو اپنے سے دور رکھو اور خود اُن سے دور رہو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔12

(6) یہ قابلِ دید رسالہ خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ سے یا بمقام سورت بازار کیلا پیٹھ کی مسجد سید محمد یعقوب سے مل سکتا ہے۔12 سید محمد یعقوب۔((الحمد للّٰہ یہ رسالہ میرے پاس موجود ہے۔اس کے صفحات کی تعداد 40 ہے، مطبع کا نام اس پر درج نہیں ہے۔اگر توفیقِ خداوندی شاملِ حال رہی تو اسے بھی شائع کرکے قارئین کی خدمت میں پیش کردیا جائے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔میثم قادری))

احادیث وآیات اور صحابہ وتابعین وائمۂ دین رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے ارشادات سے یہ امر نہایت روشن بیان سے عیاں فرمایا کہ بدمذہب بے دین مسلمانوں کو راہ ہدایت دکھانے کے ہرگز اہل نہیں، مسلمانوں کو ان پر اعتماد نہ شرعاً جائز نہ عقلاً صحیح۔ اس بارہ میں بعض جہّال عوام جو شبہات وخیالاتِ خام پیش کرتے ہیں اُن کا بھی اُس میں کشفِ تام ہے ہمارے مسلمان سنی بھائیوں کے لئے اُس رسالہ کا مطالعہ ان شاء اللّٰہ الکریم بہت مفید ہوگا بالجملہ بد مذہبوں کی ایسی کتابوں سے مسلمانوں کو احتراز لازم وضروری ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

الفقیر اولادِ رسول محمد میاں القادری البرکاتی المارھروی عفی عنہ 6 جمادی الآخر 1342ھ

مہر فقیر محمد میاں قادری برکاتی ابن حضرت سید شاہ محمد اسماعیل حسن صاحب

سجادہ نشین صاحب درگاہِ برکاتیہ احمدیہ مارہرہ

فتویٰ علمائے مزنگ ضلع لاہور:

الجواب وھو ملھم للصواب حامدًا و مصلیاًو مبسملاً

زید حق پر ہے اور عمرو باطل پر، ایسے رسائل کی تعلیم بچوں کے لئے سخت مضر بلکہ زہرِ قاتل ہے اس سے اجتناب کُلّی چاہیے، بچوں کے عقائد بچپن میں ہی خراب ہوجائیں گے۔ اَلْعِلْمُ (7) فِی الصِّغْرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ (8) ((بچپن میں علم پتھر پر لکیر

(7)۔ بچپن میں علم پتھر پر لکیر ہے۔ لہٰذا اچھی باتیں نیک گمان بچوں کو ذہن نشین کرانی چاہئیں نہ عکس اس کا۔ 12 مجیب

(8) امام احمد بن حسین بن ابوبکر البیہقی (متوفی 458ھ) کی "المدخل الی السنن الکبریٰ" میں یہ قول سیدنا حسن بصری رضی اللّٰہ عنہ سے منقول ہے۔ ((المدخل السنن الکبریٰ، باب تقریب الفتیان من طلاب العلم ۔ ۔ ۔، الرقم 640، جلد 1، صفحہ 375، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، الکویت))

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) امام سخاوی (متوفی 902ھ) ''المقاصد الحسنۃ'' میں العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر کے تحت فرماتے ہیں: ''امام بیہقی نے ''المدخل'' میں یزید بن معمر راسبی کے واسطہ سے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول ذکر کیا ہے''۔ اور ابن عبد البر (متوفی 463ھ) نے من جھۃ من لم یسم عن معبد عن الحسن کی سند سے طلب الحدیث فی الصغر کالنقش فی الحجر کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔

((جامع بیان العلم وفضلہ، باب فضل التعلم فی الصغر، جلد 1، صفحہ 357، الرقم 482:، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ الاولیٰ 1414ھ/1994ء))

اور امام طبرانی نے بسندِ ضعیف حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً درج ذیل الفاظ روایت کئے ہیں۔ مثل الذی یتعلم فی صغرہ کالنقش علی الحجر ومثل الذی یتعلم فی کبرہ کالذی یکتب علی الماء ترجمہ: ''جو بچپن میں علم حاصل کرے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے پتھر پر لکیر اور جو بڑھاپے میں علم حاصل کرے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی پانی پر لکھے'' (امام سخاوی کا کلام ختم ہوا)

((المقاصد الحسنۃ، الباب الاول، الاحادیث بحسب ترتیب الاحرف، حرف العین المھملۃ۔ الرقم 705:، صفحہ 460، دار الکتاب العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1405ھ/1985ء))

نوٹ: ہمیں امام طبرانی کی ''المعجم الکبیر'' اور دیگر متعدد کتب میں ''طبرانی'' کے حوالہ سے امام سخاوی کی ذکر کردہ روایت نہیں مل سکی۔ رافضی حضرات العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر کو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتے اور اس سے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کے اَعْلَمْ و اکثر فی العلم ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ امام الخوارج ابن تیمیہ (متوفی 728ھ) نے ''منھاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ القدریۃ'' میں اور امام شمس الدین ذھبی (متوفی 748ھ) نے اس کی تلخیص بنام ''المنتقی من منھاج الاعتدال فی نقض کلام اھل الرفض والاعتزال'' میں اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ منجملہ ان جوابات کے ایک یہ ہے کہ یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ صرف ایک مثل ہے، تفصیلی جوابات کے لئے درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے۔

((المنتقی من منھاج الاعتدال، الفصل الثالث فی امامۃ علی رضی اللہ عنہ، صفحہ 499، المکتبۃ الشاملۃ۔ منھاج السنۃ النبویۃ، قال الرافضی :الثالث انہ کان اعلم . . .فصل قال الرافضی وقال صلی اللہ علیہ وسلم (العلم فی الصغر) جلد7، صفحہ 526 جامعۃ الامام محمد سعود الاسلامیۃ، الطبعۃ الاولیٰ 1406ھ/1986ء)) (میثم قادری)

ہے))ان رسالوں میں اکثر مسائل خلافِ مذہبِ مہذب (9) اہلِ سنت و جماعت سلف صالحین و غیــرھــم کے ہیں اگرچہ اُن کے جوابات (10) علمائے کرام دے چکے ہیں مشتے نمونہ از خروارے مندرجہ ذیل نمبروار لکھے جاتے ہیں۔

تعلیم الاسلام نمبر ایک کی غلطیاں، نمبر ایک:

((دیوبندی مفتی کی طرف سے درود شریف کا اختصار))

''تعلیم الاسلام'' حصہ اول صفحہ اول وغیرہ رسول اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسـلـم کے نام پاک کے ساتھ ((متن میں)) صرف ''ﷺ'' و ''صلعم'' لکھ کر بچوں کو حاشیہ میں ہدایت کی ہے کہ

''جس جگہ ''ﷺ'' یا ''صلعم'' لکھا ہوا دیکھو اُسے صلی اللّٰہ علیہ وسلم پڑھو''

((تعلیم الاسلام حصہ اول، صفحہ 5 ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً حصہ اول، صفحہ 5 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((اکابر علماء کی طرف سے درود شریف کے اختصار کی مذمت)):

حالانکہ درود شریف کا ایسا اختصار کر کے لکھنا ممنوع وحرام و باعث حرمانِ ثواب ہے ملاحظہ ہو۔طحطاوی، کتاب الاذکار للنووی صفحہ 54، جذب القلوب نولکشوری کانپوری صفحہ 242

((جذب القلوب (فارسی) صفحہ 242، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، کچا رشید روڈ، بلال گنج ،لاہور۔ایضاً (اُردو ترجمہ) صفحہ 276، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، بندر روڈ، کراچی))

---

(9) ذال کے زبر سے آراستہ کیا گیا اور دال کے زیر سے آراستہ کرنے والا۔کریم اللغات، اور ذال کے زبر سے پاک کیا ہوا اور زیر سے پاک کرنے والا۔منتخب اللغات۔ 12 سید محمد یعقوب عفی عنہ

(10) علمائے اہلِ سنت و جماعت کی تصانیف کا مطالعہ کرو یا کتاب ''فیض الاسلام فی تردید زینت الاسلام'' مطبوعہ مطبع حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور کو دیکھو۔ 12 سید محمد یعقوب عـفـی عنـہ ((یہ کتاب بھی راقم کے پاس موجود ہے، جو پنجابی نظم ونثر میں ۶۲۳ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے مؤلف کا نام ان القابات کے ساتھ لکھا ہے ''علامہ فہامہ یگانہ روزگار محقق ومدقق جناب مولانا مولوی ابوالفیض محمد عبداللہ دہنولوی''۔جب کہ ناشر کا نام ''میرا میر محمد بخش اینڈ سنز تاجرانِ کتب ومالکان سلسلۂ تفسیر نعمانی، کشمیری بازار، لاہور'' درج ہے۔میثم قادری))

قطب الارشاد مطبوعہ بمبئی مظفری صفحہ 369۔ آخری کتاب کی عبارت بخوفِ طوالت صرف درج کی جاتی ہے۔

يَكْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلوٰةِ وَالتَّرْضِىْ وَالتَّرَحُّمِ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يَكْتُبُ ذَالِكَ كله بِكَمَالِهِ

((قطب الارشاد صفحہ 369 مطبوعہ امیر حمزہ کتب خانہ، کانسی روڈ کوئٹہ۔ حاشية الطحطاوى علىٰ در مختار، مقدمة الكتاب، جلد 1، صفحہ 6 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ التقريب والتيسير للنووى، النوع الخامس والعشرون، كتابة الحديث و ضبطه، صفحہ 68، مطبوعہ دار الكتاب العربى، بيروت، الطبعة الاولىٰ 1405ھ/1985ء))

(''مکروہ ہے بطور اشارہ کے لکھنا درود شریف اور کلماتِ ترضیٰ وترحم کا، بلکہ پورا پورا لکھے'')

قبل ازیں چند سطر فرماتے ہیں پورا درود شریف لکھنے سے ملولِ خاطر نہ ہو۔

وَلَا يَسْامُ مِنْهُ وَالَّا حُرِمَ حَظًّا عَظِيْماً انتهى۔

(''اور نہ ملول ہو درود شریف لکھنے سے، ورنہ بڑی نعمت سے محروم ہوا'')

تعلیم الاسلام نمبر ایک کی غلطیاں، نمبر 2:

((تعلیم الاسلام میں سجدہ کی نامکمل وضاحت))

''تعلیم الاسلام'' نمبر اول صفحہ 15۔ 16

''سوال: سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اُونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں''۔

((تعلیم الاسلام، پہلا حصہ، صفحہ 23، ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔ بی شاداب کالونی، جمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً پہلا حصہ، صفحہ 23 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((حدیث شریف سے سجدہ کی وضاحت))

حالانکہ حدیث شریف میں سات اعضا سے سجدہ کرنے کا حکم ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مشکوۃ شریف مجتبائی صفحہ 83 عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی (11) الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ انتھٰی

((مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، باب اعضاء السجود، صفحہ 202، حدیث نمبر 90، بیت الافکار الدولیہ، ریاض۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصلوٰۃ، باب السجود و فضلہ صفحہ 83، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، عمر نادر حق سٹریٹ اردو بازار، لاہور))

(''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں سے سجدہ کروں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کناروں سے'')

صرف پنجوں کے زمین پر رکھنے سے سجدہ ٹھیک نہیں ہوسکتا مبتدی بچوں کی فہمائش کے واسطے اتنا نا کافی ہے۔

تعلیم الاسلام نمبر 2 کی غلطیاں، نمبر ایک:

تعلیم الاسلام نمبر 2 صفحہ 2 و 10 وغیرہ پر بھی ناقص درود شریف لکھنے کے مرتکب ہوئے، جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اُس کا ہاتھ کاٹا گیا، ''السنیۃ الانیقہ'' ((فتاوی افریقہ صفحہ 50 مطبوعہ نوری کتب خانہ، دربار مارکیٹ، لاہور))۔ ''الافتاء فی جواب الاستفتاء'' (12) صفحہ اخیر نسب نامہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضیح الجلیل دیباچہ

---

(11) پیشانی اور ناک اور دونوں پاؤں کا زمین پر رہنا ضروری ہے جس کو مصنف نے ذکر نہ کیا چھوڑ دیا ہے۔ 12

(12) یہ کتاب بھی راقم کے پاس موجود ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کسی وقت آپ کی خدمت میں پیش کردی جائے گی۔ (میثم قادری)

مرتبہ راقم الحروف مطبوعہ لاہور۔

تعلیم الاسلام نمبر 2 کی غلطیاں، نمبر 2: ((تعلیم الاسلام میں علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار))

تعلیم الاسلام نمبر 2 صفحہ 8

''سوال : قیامت کب آئے گی؟

جواب : قیامت آنے والی ہے لیکن اُس کا ٹھیک وقت خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا''۔

((تعلیم الاسلام، دوسرا حصہ صفحہ 10، ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً دوسرا حصہ صفحہ 10 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((تعلیم الاسلام میں علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کا مدلل جواب))

حالانکہ خدائے تعالیٰ کے بتائے سے مقبولانِ خدا کو معلوم ہے جیسا کہ سیدی عبدالعزیز قدس سرہ العزیز اپنی کتاب ''ابریز'' میں فرماتے ہیں:

((وکیف یخفی علیه ذلك والاقطاب السبعة من امته الشریفة یعلمونها وهم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والاخرین الذی هو سبب کل شیء ومنه کل شیء))

عربی عبارت کا ترجمہ افتائے حرمین میں یوں لکھا ہے کہ

''رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ان پانچوں (13) غیبوں سے کچھ بھی مخفی نہیں اور کیونکر حضور پر مخفی ہوں حالانکہ امت کے

---

(13) (1) قیامت کب آئے گی، (2) مینہ کب برسے گا، (3) رحم میں کیا ہے، (4) کل کیا ہوگا، (5) کہاں مرے گا۔ 12 ابورشید عفی عنہ

ساتوں قطب ان کا علم رکھتے ہیں اور وہ غوث سے نیچے ہیں تو کجا غوث پھر کہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جن سے سب کچھ ہے''۔

((الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز الدباغ، الباب العاشر فی البرزخ وصفته وکیفیته، صفحہ 467، مطبوعہ دار صادر، بیروت، الطبعة الاولیٰ، 1424ھ/2004ء))

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر ایک:

((اِذنِ شفاعت کے متعلق مفتی کفایت اللہ دیوبندی کی غلطی)):

تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ: 12 اِذنِ شفاعت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''حضور کو یہ فضیلت عطا ہو چکی ہے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال و جبروت کے ادب سے حضور بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے''

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ، صفحہ 15، ناشر انجمن ارشاد المسلمین 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ، صفحہ 15 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((اِذنِ شفاعت کا قرآن وحدیث سے ثبوت))

حالانکہ تمام اہل السنّت والجماعت کا اتفاق ہے کہ حضور کو شفاعت کا اِذن مل چکا ہے قرآن پاک میں

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

((پارہ 15:، سورۂ بنی اسرائیل، آیت: 79))

(''قریب ہے یہ کہ بھیجے تجھ کو پروردگار تیرا مقام محمود میں''۔ سید محمد یعقوب عفی عنہ) اور

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ((پارہ 30:، سورۂ ضحیٰ، آیت: 5))

(''اور البتہ قریب دے گا تجھ کو پروردگار تیرا، پس راضی ہوگا''۔

سید محمد یعقوب عفی عنہ)

حدیث شریف میں بھی ہے کہ ''مجھ کو پانچ چیزیں وہ عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں ان میں ایک شفاعت (14) بھی ہے''

((صحیح بخاری، کتاب التیمم صفحہ 48، جلد اول، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ صفۃ 211، مطبوعہ بیت الافکار الدولیہ، ریاض))

جب تصریح ہوگئی تو پھر لیکن یہاں بچوں کیلئے لکھ کر خواہ مخواہ ان کا عقیدہ خراب کرنا ہے۔ پہلی عبارت ان کے لئے کافی ہے اگرچہ حدیث اِرْفَعْ رَاْسَكَ واشْفَع تُشَفَّعْ (''اپنا سر اُٹھاو شفاعت کرو قبول ہوگی ہے''۔)

((صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ۔۔۔رقم الحدیث 3340: جلد 1، صفحہ 902، الطاف اینڈ سنز، کراچی))

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر 2: ((انبیا علیہم السلام واولیار حمہم اللّٰہ تعالیٰ علیہم کے اختیارات تسلیم کرنا شرک ہے))

تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 16۔ 17۔ 18 میں سارا زہر اُگل دیا ہے

''مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں۔۔۔ یہ تمام باتیں شرک ہیں''

(14) اس مسئلہ کی زیادہ تحقیق مع دلائلِ علمی مفصل و مدلل کا مطالعہ کرنا منظور ہو تو ''اخبار الفقیہ، امرتسر'' جلد 6 نمبر ایک مورخہ 5 جنوری کا پرچہ اور کتاب ''ایضاحِ سنت'' مطبوعہ مطبع اصح المطابع لکھنو صفحہ 51 سے صفحہ 73 کا مطالعہ کرو، جس میں اِذنِ شفاعت کا آپ کو عطا ہو چکا ہے اس کا ثبوت اور مخالفین زمرۂ وہابیہ کے اعتراضات کی تردید بیان کی گئی ہے اور اس کتاب پر شہر بریلی، پیلی بھیت، بدایوں، رامپور، مراد آباد، کانپور، دہلی، جبل پور، تلہر، ضلع شاہجہانپور، ولایت، کاٹھیاواڑ، بمبئی، سورت، بنگلور، میسور وغیرہ کے اکسٹھ علماء کرام کی تصدیقات و تصحیح مع مواہیر و دستخط ہیں۔ 12 سید محمد یعقوب۔ عفی عنہ

((تعلیم الاسلام چوتھا حصہ، صفحہ 20، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً چوتھا حصہ، صفحہ 20 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((انبیاعلیھم السلام واولیارحمھم اللہ تعالیٰ علیھم کے اختیارات کا ثبوت)):

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب "الخبر الدال علی وجود القطب والا وتادو النجباء والا بدال" میں فرماتے ہیں۔

يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَ تُنْصَرُبِهِمْ عَلَى الْاَ عْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ

((الحاوی للفتاویٰ، الفتاویٰ المتعلقة بالتصوف، الخبر الدال علی وجود القطب ۔ ۔ ۔ الخ، صفحہ648، مکتبہ رشیدیہ ،کوئٹہ ۔مسند امام احمد بن حنبل، مسند الخلفاء الراشدین، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث896:، جلد2، صفحہ231، موسسة الرسالة، الطبعة الاولیٰ، 1421ھ / 2001ء))

یعنی"ان لوگوں کی تخلیق خاص واسطے اعانت کے ہے ان کے ذریعے سے مینہ برستا ہے ان کی مدد سے اعداء پر فتح حاصل ہوتی ہے ان کی وجہ سے عذاب ٹلا رہتا ہے ان کی برکت سے بلا دور دفع رہتی ہے"۔وسیلہ جلیلہ(15)صفحہ 73((وسیلہ جلیلہ صفحہ 67، مطبوعہ مطبع مصطفائی، واقع محمود نگر لکھنو، 1301ھ))

ایک اور حدیث شریف جو بہت سے اسی مضمون کی احادیث (16) کی جامع ہے

---

(15)مصنفہ جناب مولانا مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندر پوری مطبوعہ مطبع یوسفی واقع لکھنو۔یہ کتاب بقیمت ایک روپیہ مطبع یوسفی سے اس وقت بھی فروخت ہوتی ہے۔ 12 سید محمد یعقوب عفی عنہ

(16)خرم علی بلہوری اپنی تصنیف "نصیحۃ المسلمین" کی دوسری فصل مطبوعہ مطبع مجتبائی لکھنو کے صفحہ 18 پر پوچھتے ہیں کہ "اگر تم سچے ہو تو اس بات کو کسی آیت یا کسی حدیث سے ثابت کردو کہ انبیاءؑ، اولیاءؒ کو میں نے اپنی طرف سے مختار کردیا ہے۔میرے حکم سے پانی برساتے ہیں۔اولاد دیتے ہیں بیماروں کو اچھا کرتے ہیں فقط"((نصیحۃ المسلمین صفحہ 18 مطبوعہ در مطبع قیومی، واقع کان پور)) مصنف"وسیلہ جلیلہ" (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بروایت ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یہ ہے۔

عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم قال لن تخلوا لارض من ثلثین مثل ابراھیم خلیل الرحمن بھم تغاثون وبھم ترزقون وبھم تمطرون

((کنز العمال، حرف الفاء، تابع لکتاب الفضائل من قسم الافعال، الباب السابع فی فضائل ھذہ الامۃ المرحومۃ، لحوق فی القطب والابدال، الرقم 34602:، جلد 12، صفحہ 187، موسسۃ الرسالۃ الطبعۃ الخامسۃ 1401ھ/1981ء۔ الجامع الصغیر للسیوطی، رقم 10246:، المکتبۃ الشاملۃ))

یعنی ''خدا کے تیس بندوں سے جو مثل ابراہیم علیہ السلام کے ہیں زمین خالی نہیں رہتی ان کے ذریعے سے مینہ برستا ہے اور رزق دیا جاتا ہے'' وسیلہ جلیلہ صفحہ 114

((وسیلہ جلیلہ صفحہ 109٭، مطبوعہ مطبع مصطفائی، واقع محمود نگر لکھنو، 1301ہجری))

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر 3:((انبیا علیھم السلام واولیا رحمھم اللّٰہ تعالٰی علیھم کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھنا شرک ہے))

تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 16 ''یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) حاشیہ صفحہ 114 پر لکھتے ہیں'' ہماری طرف سے کوئی شخص اُن کو یہ حدیث دِکھلا دے''

((حاشیہ وسیلہ جلیلہ صفحہ 109، مطبوعہ مطبع مصطفائی، واقع محمود نگر لکھنو 1301ھ))۔ 12منہ

نوٹ:۔ برادرانِ اسلام! مذکورہ وہابیت کے عقائد کے موافق کی کتاب ''نصیحۃ المسلمین'' راندیر ضلع سورت سے گجراتی زبان میں ترجمہ ہو کر گجراتی حروف میں کئی بار طبع ہو کر تقسیم ہو چکی ہے۔ اور فی الحال سورت کے ساچار پرنٹنگ پریس میں چھوٹی تقطیع پر حکیم محمد ابراہیم راندیری (جو رسائلِ تعلیم الاسلام کے محرک ہیں) کی فرمائش سے طبع ہوئی ہے اور ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ مدرسہ محمدیہ راندیر میں بھیجنے سے مفت ملتی ہے۔ اس کے صفحہ 34 پر مذکورۂ بالا عبارت ہے۔ مسلمان بھائیو! ایسی کتاب کے مطالعہ سے بچو، بچاؤ۔ 12

دور و نزدیک سے سُن لیتے ہیں یا ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں یہ سب شرک ہے''۔

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ صفحہ 21، ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 21 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((انبیا علیھم السلام و اولیا رحمھم اللّٰہ تعالیٰ علیھم کے علم غیب کا ثبوت)):

مقربانِ خدا کے آگے یہ باتیں آسان ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِلِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ الْعَبْدُ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبُّه فَاِذَا اَحْبَبْتُه كُنْتُ سَمْعَه وَبَصَرَه وَيَدَه وَرِجْلَه وَلِسَانَه الخ (17)

---

(17) کتاب ''وسیلۂ جلیلہ'' کے مصنف نے اس حدیث کو اسی طرح لکھا ہے جس کو مجیب صاحب نے نقل کیا ہے مگر مولانا حافظ سید احمد علی صاحب نے اپنے تصنیف کردہ رسالہ ''سرور الخاطر الفاتر فی نداء یا شیخ عبد القادر'' رضی تعالیٰ اللہ عنہ مطبوعہ مطبع کریمی سٹیم پریس، لاہور کے صفحہ 5 پر ماتحت کے مطابق لکھا ہے۔ جس سے مخالف کو دھوکہ دہی کا موقع نہ حاصل ہو اس لئے لکھ دیا جاتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهٗ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ كَذَا فِي الْمِشْكٰوةِ

((صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، جلد 2، صفحہ 963، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ و تقرب الیہ، صفحہ 197، مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، عمر ثاور حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور))

یعنی ''ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے ولی کا دشمن ہے اُس کو میں اجازت دیتا ہوں کہ وہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اولیاء اللہ کی یہ کیفیت ہے کہ ادائے نوافل سے خداوندِ اقدس کے ایسے محبوب ہو جاتے ہیں کہ ان کی کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، زبان عین باری تعالیٰ کی ہو جاتی ہیں وہ لوگ باری تعالیٰ میں فنا ہو جاتے ہیں ان کا بقا بقاءِ حق ہوتا ہے۔

چنانچہ اولیاء اللہ قدس اسرار ھم اسے اچھی طرح سمجھتے بُوجھتے ہیں۔ وسیلۂ جلیلہ صفحہ 132 لِلْعَاقِلِ تَكْفِيهِ الْإِشَارَةُ ("واسطے عقلمند کے اشارہ ہی کافی ہے"۔)

اِس حدیثِ قدسی میں سب کچھ آ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا جمعہ کے روز برسرِ منبر مدینہ منورہ سے نہاوند جو کئی ماہ کی راہ پر تھا یا سارية الجبل (18) کہنا اور پھر ساریہ وغیرھم کا اس آواز کو سن کر فتح حاصل کرنا مشہور ہے (تاریخ الخلفاء)

((دلائل النبوة لا بی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، ماجری علی یدی اصحابه، ما ظهر علی ید عمر . . .، رقم: 526، جلد 2، صفحه 345، مطبوعه مکتبة العصریه، صیدا، بیروت، لبنان ۔ الطبعة الثانیة، 1433ھ / 2012ء ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، حرف السین، سارية بن زنيم . . .، جلد 20، صفحه 24، مطبوعه دار الفکر للطباعة والنشر و التوزیع طباعت 1415ھ/1995ء ۔ الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف السین المهملة، القسم الاول، السین بعدها الالف: 3041 سارية بن زنيم، جلد 3، صفحه 5، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت، الطبعة الاولیٰ 1415ھ ۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی، الخلفاء الراشدون ۔ الخلیفة الثانی: عمر بن الخطاب رضی الله عنه، صفحه 101، مکتبه نزار مصطفیٰ الباز، الطبعة الاولیٰ 1425ھ/2004ء))

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مجھ سے جنگ کرے اور میرے بندہ نے اس فرض کے ادا کرنے سے جو میں نے اس پر مقرر کیا ہے بڑھ کر اور کسی شے سے جو میرے نزدیک زیادہ عزیز ہے مجھ تک تقرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ مجھ تک تقرب حاصل کرتا ہے حتیٰ کہ میں اُس کو دوست بنا لیتا ہوں۔ اور جب میں اُس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو پھر میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اُس کو ضرور دیتا ہوں"۔ آخر حدیث تک اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسی طرح "مشکوٰۃ" میں ہے۔ 12

(18) ساریہ اسلامی لشکر کے امیر تھے جن کو کہا گیا کہ "اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ"۔ 12

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر 4: ((طوافِ قبر واولیا سے طلبِ استمداد شرک اور پکی قبریں، ان پر گنبد بنانا، چراغ جلانا، چادر چڑھانا بدعت ہے))

تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 16-17

قبر کا طواف کرنا شرک ہے۔

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ صفحہ 21، ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 21 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا بھی شرک لکھا

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ صفحہ 20، ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 20 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

اور پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا بدعت لکھا ہے

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ صفحہ 23، ناشر انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 23 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

حالانکہ بزرگانِ دین سے اس کا ثبوت موجود ہے۔

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر 5:

((طوافِ قبر کو جائز قرار دینے پر شاہ ولی اللہ دہلوی، مفتی کفایت اللہ دیوبندی کے فتوے سے مشرک قرار پا گئے)):

طوافِ قبر کے متعلق شاہ ولی اللہ (19) صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ "انتباہ

(19) اس سے زیادہ دلائل کا مطالعہ فرمانا ہو تو کتاب "فیض الاسلام فی تردید زینت الاسلام" مطبوعہ مطبع حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور صفحہ 203 کا مطالعہ کرو۔12۔سید محمد یعقوب

فی سلاسل اولیاء الله ''میں فرماتے ہیں کہ ھفت کرت گور صالح را طواف کند(کذا فی فیوض الارواح)(''سات بار بزرگ کی قبر کا طواف کرے'')

((انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ عربی/اُردو صفحہ 113 مطبوعہ ادارہ ضیاء السنۃ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ریلوے روڈ، ملتان۔ ایضاً صفحہ 162 مشمولہ رسائل شاہ ولی اللہ مطبوعہ کتب خانہ امجدیہ 425 ٹیا محل، جامع مسجد، دہلی))

''فتاوے حجۃ'' میں ہے۔

اِنْ کَانَ الْقَبْرُ قَبْرَ صَالِحٍ وَیُمْکِنُ اَنْ یَّطُوْفَ حَوْلَہ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَعَلَ ذَالِکَ انتھٰی ۔

(اگر قبر کسی بزرک کی ہے اور زائر اُس کے گرد طواف کرسکتا ہے تین مرتبہ تو طواف کرے)۔

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر:6

مصیبت کے وقت پکارنا:

مَنْ اِسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَتِہٖ کَشَفْتُ عَنْہُ وَمَنْ نَادَالِیْ بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فَرَجْتُ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَاجَتِہٖ قَضَیْتُ لَہٗ الخ انتھی

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص تکلیف ومصیبت کے وقت مجھے پکارے اور فریاد چاہے میں اُس کی تکلیف و مصیبت کو دور کردوں گا اور اُس کی حاجت پوری ہوجائے گی''۔

((بہجۃ الاسرار صفحہ 54 مطبوعہ موسسۃ الشرف، پاکستان۔ بہجۃ الاسرار (اردو ترجمہ) صفحہ 48 مطبوعہ شبیر برادرز، زبیدہ سنٹر 40۔ اُردو بازار، لاہور))

زیادہ تشریح کیلئے دیکھو ''الافتاء فی جواب الاستفتاء''(20) صفحہ 10و11 (مرتبہ خاکسار)۔

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر:7

پختہ قبریں بنوانا:

مجمع البحار، ''مرقات''(21)

((مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ 269، جلد 4 کتاب الجنائز، باب دفن المیت (اردو) مترجم مولوی راو ندیم دیوبندی، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور)) ''ردالمختار'' میں ہے۔

(22) قَدْ اَباحَ السَّلَفُ اَنْ یُبْنٰی عَلٰی قُبُوْرِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ الْمَشَاهِیْرِ لِیَزُوْرَهُمُ النَّاسُ وَیَسْتَرِیْحُوْنَ بِالْجُلُوْسِ فِیْهِ ۔

((مجمع البحار، صفحہ 210، جلد 3، تحت لفظ شرف مطبوعہ مکتبہ دار الایمان، المدینۃ المنورۃ، سعودیہ))

(''بے شک سلف نے مباح کیا ہے۔ مشائخ وعلماء کے مزار پر قبہ بنانے کو تا کہ لوگ اُن کی زیارت کریں اور آرام سے بیٹھیں'')

''روح البیان'' میں ہے۔

بِنَاءُ الْقِبَابِ عَلٰی قُبُوْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ اَمْرٌ جَائِزٌ

((تفسیر روح البیان، جلد 3، صفحہ 510، پارہ 10: سورہ توبہ، آیت 18: مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ ایضاً جلد 3، صفحہ 510، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور))

---

(20) اس رسالہ میں (1) علم غیب (2) سماع موتی (3) استمداد واستعانت (4) یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (5) طعام سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا ان مسائل پر وہابیہ کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات لکھے ہیں۔ اس رسالہ کے ملنے کا پتہ مصنف صاحب سے یا بازار کیلا پیٹھ کی مسجد چوڑی والے کے سامنے مقام سورت۔ سید محمد یعقوب 12۔

(21) شرح مشکوٰۃ مؤلفہ حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(22) مجمع البحار صفحہ 187 جلد دوم۔

یعنی ''سلف صالحین نے مشائخ علما اولیا صالحین کی قبروں پر قبے (گنبد وغیرہ) بنانے کو جائز رکھا ہے''۔

اِسی لیے صحابہ کرام رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے روضے میں رسول اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ مبارکہ پختہ (23) ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بھائیوں کے پختہ روضے بنائے (24) اور ہزاروں اولیاء کرام کے پختہ روضے (25) اس پر ناطق ہیں اگر یہ کام جائز نہ ہوتا تو کوئی نہ بناتا نہ بنواتا خصوصاً ہندوستان میں جہاں کفار کے بڑے بڑے مندر ہیں اسلام کی شوکت اور اُبُھَت ((عظمت، بزرگی)) بڑھانے کیلئے۔

(توالیف شیخ عبدالحق دہلوی)

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر 8:

چراغ جلانا:

شیخ عبدالحق ''شرح سفر السعادۃ'' میں فرماتے ہیں۔

(23) جس کی شہادت ہر حاجی زائرِ مدینہ منورہ سے تحقیق کرنے سے ہوسکتی ہے۔12

(24) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے نہ صرف پختہ روزے بنوائے بلکہ اپنے والد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے مزار پر مسجد بھی بنوائی جیسا کہ (مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی ترغیب وتشویق سے مرتب ہونے والی ان کی مصدقہ) کتاب ''امیر الروایات'' میں لکھا ہے:

''شاہ عبدالعزیز صاحب نے جو مسجد شاہ ولی اللہ صاحب کے مزار پر بنوائی ہے شاہ اسحاق صاحب اس کو اچھا نہ جانتے تھے''

(امیر الروایات مشمولہ ارواحِ ثلاثہ، حکایت ۱۰۰ صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور) (میثم قادری)

(25) بمبئی واحمد آباد وغیرہ شہروں میں عموماً اور ساکنین اہلِ سورت اپنے شہر سورت میں بزرگانِ دین کے مزارات پر خصوصاً بڑے اور چھوٹے عیدروس میں اور خواجہ دانا صاحب وغیرہ بزرگوں کے مقامات پر گنبد بنے ہوئے مدتوں سے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔12

انداختن غلاف بر قبر شریف وافروختن چراغ وغیره تکلفات که برمزار ها اولیاء الله میکنند جمله از مستحسنات اند

((شرح سفرالسعادت صفحہ 272 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی، کچارشید روڈ، بلال گنج، لاہور))

(''قبرشریف پرغلاف ڈالنا اور چراغ جلانا اور دوسرے پُرشوکت باتیں جومزاراتِ اولیاء اللہ ((پر)) مسلمان لوگ کرتے ہیں سب اچھے کام ہیں'')(26) نیز ملاحظہ ہو''بریق المنار''(27) مصنفہ مجدد مائۃ حاضرہ غفر اللّٰہ له ولنامعه۔

جوخاص کر اِسی مسئلہ میں لکھی گئی ہے اوراس میں مخالفین کے تمام شکوک وشبہات کورفع کیا گیا ہے۔

---

(26) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی''تقریرترمذی''میں قبروں پر قبے بنانے اور چراغ جلانے کے متعلق کہتے ہیں:

''حضرت شاہ مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں (یعنی ممدوح کے زمانہ میں) قبور کا پختہ بنانا اوران پر چراغ جلانا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ پہلے زمانہ میں منع تھا کیونکہ وہ حضرات اہل بصیرت تھے اوران کی نظروں میں اولیاء اللہ کی قدرومنزلت تھی اوراس زمانہ میں ایسے حضرات بہت کم ہیں اورعوام الناس زیادہ ہیں اور یہ لوگ بغیر ایسی چیزوں کے بزرگوں کی وقعت نہیں کرتے اوران کے فیوض وبرکات سے محروم رہتے ہیں۔ دوسرے یہ بات ہے کہ کفار کے معابد خوب آراستہ ہیں تو اگر بزرگوں کے مزار آراستہ نہ ہوں تو ایک گونہ اسلام کی ہتک ہے۔ پس تزئین مزاراتِ اولیاء میں شوکتِ اسلام ہے''۔

((تقریرترمذی، باب ماجاء فی کراهیة یتخذ علی القبر مسجداً صفحہ 97، مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوار، ملتان، 1426ھ))

تھانوی صاحب اسی صفحہ پر قبر پر چراغ جلانے کے متعلق کہتے ہیں:

''کسی قبر پر زائران شب کو بھی آتے ہیں اور وہاں اندھیرا رہتا ہے تو چونکہ زائرین کو بوجہ ظلمتِ شب تکلیف ہوتی ہے۔ پس اس وجہ سے اگر چراغ جلادیا جائے تو مضائقہ نہیں''۔

((تقریرترمذی، باب ماجاء فی کراهیة یتخذ علی القبر مسجداً صفحہ 97، مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوار، ملتان، 1426ھ))

یہ کتاب مفتی تقی عثمانی دیوبندی صاحب کی مصدقہ ہے۔ (میثم قادری)

(27)''بریق المنار بشموع المزار''مطبوعہ مطبع اہلسنت وجماعت، بریلی سے یا بازار کیلا پیٹھ کی مسجد چوڑی والی کے سامنے مقام سورت سید محمد یعقوب سے مل سکتی ہے۔ 12

تعلیم الاسلام نمبر 4 کی غلطیاں وعقائد کی خرابیاں، نمبر:9

چادریں اور غلاف ڈالنا:

علامہ شامی ''فتاوے تنقیح'' میں فرماتے ہیں۔

(28) اِنْ کَانَ الْقَصْدُ بِذٰلِكَ التَّعْظِیْمَ فِیْ اَعْیُنِ الْعَامَّةِ حَتّٰی لَا یَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اِلٰی . . . اَمْرٌ جَایِزٌ لَا یَنْبَغِیْ النَّهْیُ عَنْهُ لِاَنَّ الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ وَلِكُلِّ امْرِیٍٔ مَّانَوٰی

((العقود الدرية فى تنقيح الفتاوىٰ الحامدية، مسائل و فوائد شتى من الحظر والا باحة وغيرذلك، فائده :وضع الستور والعمائم . . .، جلد 2، صفحه324مطبوعه دارالمعرفة، بيروت))

''اگر غلاف وغیرہ ڈالنے میں عوام کی نظروں میں تعظیم مقصود ہو، تا کہ اس صاحبِ قبر کو حقیر نہ جانیں۔۔۔تو جائز ہے اس سے منع نہ کرنا چاہیے کیونکہ اعمال کا ثواب نیت کے ساتھ ہے''۔

خاصانِ خُدا خُدا نباشند
لیکن زخدا جُدا نباشند
(خاصانِ خُدا، خُدا نہیں ہیں
مولیٰ سے مگر جُدا نہیں ہیں)

حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر غلاف ڈالنا اکثر صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے حضور زمانۂ خیر القرون میں ثابت۔ ایک صحابی حضور کے روضۂ مبارک کی زیارت کو جاتے ہیں تو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سے چادر اُتار کر روضہ شریف کی زیارت کراتی ہیں۔ فقط

---

(28) اگر مقصد اس سے نظرِ عوام میں عظمت قائم کرنا ہے تا کہ وہ صاحبِ قبر کو حقیر نہ جانیں تو جائز فعل اُس سے روکنا نامناسب ہے کیونکہ اعمال نیت پر ہیں اور سب کو اُس کی نیت کے موافق ملے گا۔ 12

هـذا عـنـدنـا والـلّٰه اعلم وعلمه اتم واحكم انا العبد المفتقر الى اللّٰه العزيز

ابورشید محمد عبدالعزیز عـفـی عنه خطیب وامام جامع مسجد ملک سردار خان مرحوم مزنگ ضلع لاہور۔

میں نے یہ جوابات دیکھ لیے سب کے سب ایسے مضامین ہیں جو فریقین کے متنازعہ فیہ ہیں پس شروع سے بچوں کو اس جھگڑے میں ڈالنا نا مناسب ہے اور جن ماں باپ کے نزدیک یہ مسائل غلط اور خلافِ اہلِ سنت و جماعت ہیں اُن کے بچوں کو سادہ لوحی کے وقت سے عقائدِ باطلہ سکھانا ہے جس سے وہ ہمیشہ کیلئے راہِ ضلالت پر چلیں گے اور والدین اور اپنے بزرگوں کو بھی بُرا بھلا کہنے کی جرأت کریں گے پس یہ رسائل کسی طرح بچوں کے درس کیلئے مناسب نہیں ہیں هذا ما عندی و اللّٰه اعلم وعلمه اتم ۔فقط

الـعاصی گل محمد، امام جامع مسجد روضہ شریف مزنگ، لاہور۔ متوطن قدیم ضلع بنوں واعظ سنٹرل یورسٹیل جیل متعینہ انجمن حمایت اسلام، لاہور۔

نقل تحریر منیف محبِ سنت عدوئے بدعت جناب مولانا مولوی ابوالطیف سید محمد حنیف صاحب سنی حنفی چشتی صابری عابدی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی قدس سرہٗ مفتی نکودر ضلع جالندھر (پنجاب)

مولانا المکرّم۔

السلام علیکم! مولانا کیا پوچھتے ہو زمانہ کی حالت تفریط (29) وافراط (30) میں اکثر اکابرِ ملت وعلماء کرام مبتلا ہیں ان کی علمیت وفضیلت کا سارا زور چند مسائل پر صَرف ہو رہا ہے اور اس کے قائلین وعاملین پر کفر وشرک کے فتاویٰ کی تصنیف اور ان کو شائع کر دینا ہی ایک اجرِ عظیم سمجھ رکھا ہے۔ فاتحہ علی الطعام، مولود شریف میں قیام، عرس وغیرہ کو نہ صرف

(29)۔تفریط۔ع۔ضائع کرنا یا کم کرنا کسی کام میں۔کریم اللغات۔12

(30)۔افراط۔ع۔بہت زیادہ کرنا۔کریم اللغات۔ 12 سید محمد یعقوب

بدعت ہی کہا جاتا ہے بلکہ شرک قرار دے رہے ہیں اور یہ سب امور ان کی کوتاہ نظری پر دلالت کرر ہے ہیں۔

رسائلِ تعلیم الاسلام میں اس کی نمایاں جھلک پائی جاتی ہے میں جزوی اختلاف کو چھوڑ کر رسالہ تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 15۔ 16 کی طرف آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔اقسامِ شرک میں لکھتے ہیں:

(1) ''شرک فی القدرۃ:۔۔۔مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں''۔

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ، صفحہ 20، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 20 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

میں کہتا ہوں کہ پانی برسا سکتے ہین خواہ بذریعہ دعا ہی سہی جیسا کہ احادیث شریف میں موجود ہے۔

(2) ''شرک فی العلم۔۔۔۔فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے۔۔۔یہ سب شرک فی العلم ہے''

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ، صفحہ 20,21 مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 20,21 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

قرآنِ پاک واحادیث شریف صاحبِ لولاک میں اس کا ثبوت موجود ہے اور جس کے متعلق بڑے بڑے رسائل طبع ہو چکے ہیں۔آنحضرت علیہ التحیۃ والثناء کے علمِ غیب سے انکار بدیہیات سے انکار ہے ایک حصہ علمِ شریعت کا باطل ہو جاتا ہے۔جیسے عالمِ برزخ کے حالات، حشر ونشر وشفاعت کے اخبار وغیرہ یہ علم غیب نہیں ہے تو اور کیا ہے ہاں جن معنوں میں خداوندِ عالم کو عالم الغیب کہا جاتا ہے اُن معنوں میں ہم آنحضرت علیہ التحیۃ والثناء کو عالم الغیب کہہ نہیں سکتے۔اسی طرح شرك فی السمع

والبصر والحکم و العبادۃ میں بھی عمومیت درست (31) نہیں۔ افعالِ شرکیہ کے شمار میں بھی مؤلف کتاب نے سخت ٹھوکر کھائی ہے اور غلط لکھا کہ

''قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز گزرانا۔۔۔۔۔ کسی پیر یا ولی کو حاجت روا مشکل کشا کہہ کر پکارنا یہ سب افعالِ شرکیہ (32) ہیں''

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ، صفحہ 21,22 مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 21,22 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

اور احادیثِ صحیحہ میں اِن کے جواز کا ثبوت موجود ہے۔ ایسا ہی بیانِ بدعت میں سینہ زوری دکھلائی ہے۔

((ایضاً، چوتھا حصہ، صفحہ 21، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 21 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

(3) صفحہ 46 رسالہ نمبر 4 میں شرائطِ جمعہ کا ذکر ہے اس میں ایک ضروری شرط نہیں لکھی۔

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ، صفحہ 57، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ، صفحہ 57 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

یعنی شرائطِ جمعہ میں بادشاہِ اسلام یا اس کے نائب کا ہونا ایک شرط ہے مگر مؤلف کتاب نے اس کو نہیں لکھا اور نہ ہی یہ تشریح کی ہے کہ موجودہ حالت میں بعد نمازِ جمعہ ہندوستان میں احتیاطی (33) پڑھنی چاہیے یا نہیں۔ اس میں میرا تو مسلک یہ ہے جیسا

---

(31) جیسے کہ مولوی کفایت اللہ دہلوی نے تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 16 پر تحریر کیا ہے۔ 12

(32) مصنف تعلیم الاسلام کے نزدیک۔ 12

(33) اس مسئلہ کے لیے زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو ''نور الشمعہ فی ظہر الجمعہ'' مؤلفہ جناب مولانا مولوی حافظ سید احمد علی شاہ صاحب فاضل بٹالوی مطبوعہ مطبع مسلم پرنٹنگ پریس، لاہور کا مطالعہ کرو۔ 12 سید محمد یعقوب

کہ ''فتاویٰ عالمگیریہ'' میں ہے (34) کہ بعد نمازِ جمعہ کے احتیاطی نماز پڑھ لیتا ہوں۔

(4) اور تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 68 پر لکھا ہے۔

س:۔ کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے۔

ج:۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منت ماننی حرام ہے۔

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ، صفحہ 84، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔ بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 84 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

میں کہتا ہوں حرام نہیں ہے جائز ہے۔ ان کے مسائلِ مذکورہ کی تردید اور اُن کے ثبوت میں دلائل کا لکھنا میں نے عمداً چھوڑ دیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مسائل پر بہت سے رسالے لکھے ہوئے طبع ہوگئے ہیں جو عموماً ہر جگہ سے مل سکتے ہیں مسلک صحیح یہی ہے کہ حضراتِ سلف کی تقلید کی جائے اور حضرات صوفیائے کرام کی اطاعت ہر حالت میں مقدم رکھی جائے ان کا علم مشکوٰۃ نبوت سے ہے جس کی صحت میں کلام نہیں۔

(34) ثم فی کل موضع وقع الشك فی جواز الجمعة لوقوع الشك فی المصر اوغیره واقام اهله الجمعة ینبغی ان یصلوا بعد الجمعة اربع رکعات وینووا بها الظهر حتی لولم تقع الجمعة موقعها یخرج عن عهدة فرض الوقت بیقین کذافی الکافی وهکذا فی المحیط

((الفتاویٰ الهندیة، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، جلد1، صفحه160، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان))

((ترجمہ: ''جس مقام میں جمعہ کے جائز ہونے میں شک ہو اس وجہ سے کہ اس کے مصر ہونے میں شک ہو یا اور کوئی وجہ ہو اور وہاں کے لوگ جمعہ قائم کریں تو چاہیے کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعتیں ظہر کی نیت سے پڑھ لیں تا کہ اگر جمعہ اپنے موقع پر واقع نہ ہو تو اس وقت کا فرض یقیناً ادا ہو جائے۔ یہ کافی میں لکھا ہے اور یہ محیط میں لکھا ہے))

((فتاویٰ عالمگیری (اردو ترجمہ) سولہواں باب، جمعہ کی نماز کے بیان میں جلد ۱ صفحہ ۳۸۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، اردو بازار، لاہور۔ مترجم مولوی امیر علی غیر مقلد)) (میثم قادری)

((دیوبندی علماء کی طرف سے اپنے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی پر مشرک وبدعتی کے فتوے)):

آج کل کے بعض علما کے اُستاد اور شیخ سب کا یہی مسلک تھا جس پر وہ خود کاربند تھے جیسا کہ حضرات دیوبندی علما کے شیخِ اکبر اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی کے شیخِ طریقت حضرت حاجی امداداللہ صاحب قدس سرہ ان مسائل کے جواز پر ان کا مشہور رسالہ ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' گواہِ عادل ہے۔ مگر اُن کے مرید اُن کے مسائل کے خلاف عمل پیرا ہیں، سو ہم اُن کو مانیں یا اُن فیصلہ پر عمل پیرا ہوں؟(35) میں اپنے عریضہ کو حضرت مولانا روم قدس سرہ کے اشعار پر ختم کرتا ہوں۔

علم حق از سینۂ سینا مجو
روشنی از چشم نابینا مجو
گر بعقل و ہوش کار دین بدے
فخر رازی راز دار دین بدے
پائے استدلالیان چوبین بود
پائے چوبین سخت بے تمکین بود

(علم حق کو بوعلی سینا کے سینہ سے نہ تلاش کر، روشنی کو اندھی آنکھ سے نہ ڈھونڈ۔ اگر عقل و ہوش سے دین کا کام ہوجاتا۔ تو فخرالدین رازی دین کے راز دار ہوتے۔ کٹ حجتی لوگوں کے پاوں لکڑی کے ہوجائیں۔ ایسی لکڑی کے پاوں جو بے زور ہوں)۔

---

(35)حضرت مجیب نے یہ اس لیے فرمایا کہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی کا مجموعۂ کتب ''کلیاتِ امدادیہ'' (مطبوعہ دارالاشاعت، ایم اے جناح روڈ، اردو بازار، لاہور) ملاحظہ فرمائیے، وہابیہ دیابنہ کے عینِ اسلام ''تقویۃ الایمان'' کے مطابق حاجی صاحب پکے مشرک اور بدعتی قرار پاتے ہیں لیکن دیابنہ پھر بھی ان کو اپنا پیر مانتے ہیں۔ حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے مسلک کی وضاحت کے لیے ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم کی کتاب'' حاجی امداداللہ کا پیغام مسلمانوں بالخصوص دیوبندیوں کے نام'' ملاحظہ کریں۔ (میثم قادری)

دعا کا طالب

فقیر سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر، ضلع جالندھر (پنجاب)

نقل از اخبار الفیقہ، امرت سر جلد 7 نمبر 2 مورخہ 20 جنوری 1924ء مطابق 12 جمادی الثانی 1342ھ روز یکشنبہ

مصنف تعلیم الاسلام مفتی کفایت اللہ صاحب اور عرضِ حقیر:

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ واضح ہو کہ مفتی صاحب موصوف نے رسالہ تعلیم الاسلام نمبر 1 صفحہ 1 میں تحریر فرمایا ہے

''س۔ مسلمانوں کے مذہب کا نام کیا ہے۔ ج۔ اسلام۔ س۔ اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟۔۔۔۔اسلام سچا مذہب ہے''۔

((تعلیم الاسلام، پہلا حصہ، صفحہ 1,2، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔ بی شاداب کالونی حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً پہلا حصہ صفحہ 2،1 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

عرضِ حقیر:

یہ دیکھ کر کہ اسلام کو مذہب کہا گیا ہے۔ سخت استعجاب (36) ہے اگرچہ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ (انسان بھول چوک سے مرکب ہے) ہے۔

خطا کا ہونا بعید نہیں ہاں شانِ علم سے بعید ہے اور خصوصاً ایسے شخص کیلئے جو صاحبِ افتاء ہو (37) اور رسالہ اسلامی بچوں کی تعلیم کیلئے مرتب کرے اور اُن کو پہلا سبق یہ دے کہ

(36) استعجاب۔ ع۔ تعجب کرنا۔ کریم اللغات۔ 12 سید محمد یعقوب عفی عنہ

(37) اور وہ بھی کس طرح کا فہرست کتب مینیجر خطیب نظام المشائخ وآستانہ دہلی کے صفحہ ۳۰۶ پر اسی رسائلِ تعلیم الاسلام کو فروخت کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جس میں رسائل کی تعریف لکھتے ہوئے مصنف کے لیے لکھتے ہیں کہ ''حضرت مولانا مفتی صاحب کے نامِ نامی سے ہندوستان کے اہلِ علم اور عوام اچھی طرح واقف ہیں، کیونکہ دہلی کے ایک ممتاز اسلامی مدرسہ کے صدر مدرس ہونے کے علاوہ آپ سولہ سترہ سال سے افتاء کا کام بھی نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں اور اطراف ہندوستان سے بکثرت فتوے آپ کے پاس آتے ہیں''۔ 12 سید محمد یعقوب

(38) حضرت مولانا عبدالسمیع بنارسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلام کو دین کی بجائے مذہب لکھنے پر مفتی کفایت اللہ دیوبندی پر جو مذکورہ اعتراض کیا وہ اس کے گستاخانہ مذہب کی بنیاد پر ہے۔ لیکن جب صحیح العقیدہ سنی مسلمان مذہب اسلام جیسے الفاظ کہے گا تو اس کے معنی یہ نہیں ہوں گے کیونکہ اسلام ''دین'' ہے اس لیے وہاں اُن کی مراد مذہب سے دین ہی لی جائے گی۔ ہاں اگر صریح طور پر کوئی سُنّی بھی یہ کہتا ہے کہ اسلام ''دین'' نہیں بلکہ ''مذہب'' ہے تو پھر بے شک قابلِ اعتراض و قابلِ گرفت ہے۔ لیکن الحمد للہ عزّوجلّ اکابرِ اہلِ سنت نے کبھی ایسا نہ کہا اور نہ لکھا۔ مولوی رب نواز حنفی دیوبندی نے مرثیہ گنگوہی کا دفاع کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ:

''مختصر المعانی میں اسنادِ حقیقی و مجازی کی تفصیل میں ایک مثال پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے: انبت الربیع البقل کہ ''موسمِ بہار نے فصل اُگائی''۔ اب یہ حقیقی معنی پر بھی محمول ہو سکتا ہے اور مجازی بھی۔ اگر کافر کہے گا تو یہ اسنادِ حقیقی ہے یعنی اس کا عقیدہ ہے کہ ''موسمِ بہار نے فصل وغیرہ کو اُگایا''۔ اور اگر مسلمان کہے گا تو یہ اسنادِ مجازی ہوگی کہ ''اللہ نے موسمِ بہار کے ذریعے اُگایا''۔ تو یہ اسنادِ مجازی ہوگئی کہ یہ اُگانا بہار کی طرف جو منسوب ہے وہ محض مجازی طور پر ہے چونکہ موسمِ بہار کے آنے سے فصل ظاہر ہوئی تو اس کی طرف نسبت کر دی گئی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ مختصر المعانی مع الحاشیہ ص ۵۲۔۵۷۔ بہر حال ثابت ہوا کہ کافر کرے گا تو مطلب کچھ اور ہوگا اگر وہی بات مسلمان کرے گا تو مطلب کچھ اور ہوگا اکابر و اسلاف میں یہ مسلّم ہے''

(مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ: ص ۱۴ مطبوعہ جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ۔ ۱۴۳۵ھ)

اسی طرح مفتی حماد دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ:

''کلام کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے۔ آپ بخوبی جانتے ہی ہیں کہ ''انت الربیع البقل'' کا جملہ مسلمان کہے تو کیا حکم ہے اور یہی جملہ دہریہ کہے تو کیا حکم ہے۔ جملہ ایک ہے مگر صاحب کلام سے کلام کا مطلب بدل جاتا ہے۔ مفرد کا لفظ کوئی منطقی بولے تو مطلب اور مراد لیا جائے گا، کوئی صرفی کہے تو مطلب اور مراد لیا جائے گا اور اگر نحوی بولے تو مطلب اور۔ حالانکہ لفظ ایک ہی ہے''

(مجلہ راہِ سنت، لاہور۔ بابت رمضان، شوال ۱۴۳۰ھ، جلد: ۱ شمارہ: ۲، صفحہ: ۵۵، ۵۶)

اس وضاحت کے بعد مفتی حماد دیوبندی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی صفائی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''حضرت امداد اللہ مہاجر مکی کا حضرت علی ؓ کو مشکل کشا کہنے کا مطلب اور ہے اور کسی مشرکانہ ذہن رکھنے والے کا مشکل کشا کہنا اور مطلب رکھتا ہے''

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نے اِسلام کومذہب بتایاہے؟ وَ مَنِ ادَّعیٰ فَعَلَیْہِ الْبَیَانُ (اور جودعویٰ کرے اُسی پر دلیل پیش کرنا ہے)۔

اہلِ ایمان پر مخفی نہ رہے کہ اسلام نام دین کا ہے نہ مذہب کا۔ اسلام دین کو کہتے ہیں۔ اسلام کومذہب کہنا حرفِ غلط کی طرح سے غلط ہے حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اپنے کلامِ قدیم قرآنِ مجید وفرقانِ حمید میں جا بجا اسلام کودین فرمایا ہے۔ ارشادفرماتا ہے۔

نمبر:1۔اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ((پارہ3:،سورۂ آل عمران،آیت:19))

(''دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے'')

نمبر:2۔وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا((پارہ3:،سورۂ آل عمران،آیت:85))

(''اور جس نے اسلام کے سوادین کوچاہاتووہ مقبول نہ ہوگا'')

نمبر:3۔وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا((پارہ6:،سورۂ المائدہ،آیت:3))

(''اور پسند کیامیں نے تمہارے لئے اسلام کوازروئے دین کے''۔سید محمد یعقوب عفی عنه)

نمبر:4۔وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ

((پارہ5:،سورۂ النساء،آیت:125))

(''اور کون اچھا ہے دین میں اُس سے،جس نے منہ کرلیااللہ کی طرف''۔سید محمد یعقوب عفی عنه)

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کودین ہی فرمایا ہے کیامفتی صاحب کے علم میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے)(مجلہ راہ سنت،لاہور۔بابت رمضان،شوال ۱۴۳۰ھ،جلد:۱شمارہ:۲،صفحہ:۵۶)

مضمون کے آخر میں بھی مفتی حماددیوبندی نے لکھاہے:

''موحد کایارسول اللہ کہنااور ہےاور مشرک کایارسول اللہ کہنااور ہے''

(مجلہ راہ سنت،لاہور۔بابت رمضان،شوال ۱۴۳۰ھ،جلد:۱شمارہ:۲،صفحہ:۵۹)

مولوی رب نواز حنفی دیوبندی اور مفتی حماددیوبندی کے پیش کردہ حوالہ جات میں راقم کی طرف سے پیش کی گئی وضاحت کی بھرپور تائیدوتوثیق موجود ہے۔(میثم قادری)

دین ومذہب ایک ہی چیز ہے تو بیان فرمائیں۔علماء مفسرین فرماتے ہیں۔

اَلْاِسْلَامُ اَیِ الشَّرْعُ الْمَبْعُوْثُ بِهِ الرُّسُلُ

یعنی ’’اسلام نام ہے شریعت کا جس کے ساتھ رسول مبعوث کئے گئے ہیں‘‘۔

((تفسیر جلالین پارہ3: ،تحت سورہ آل عمران، آیت19: ،صفحہ 52، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ، بیروت، لبنان))

اَلْاِسْلَامُ هُوَ الْخُضُوْعُ وَالْاِ نْقِیَادُ لِمَا اَخْبَرَبِهِ الرَّسُوْلُ صَلَّی اللهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (کتاب التعریفات للجرجانی، صفحه12)

((کتاب التعریفات للجرجانی صفحہ 21، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور))

یعنی ’’اسلام کیا ہے کہ مطیع وفرمان بردار ہو جانا اُن چیزوں کا جن کی خبر رسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہے‘‘۔

والدین اسم واقع علی الایمان والاسلام والشرائع کلهای الاحکام جمیعهاوالمعنیٰ ان الدین اذا اطلق فالمرادبه التصدیق والاقراروقبول الاحکام للا نبیاء(شرح فقہ اکبر لملاعلی قاری صفحہ 108)

((شرح فقہ اکبر، صفحہ 102 مطبوعہ در مطبع گلزار محمدی، واقع لاہور۔ ایضاً صفحہ 150 مطبوعہ مکتبہ محمودیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ))

’’اور اسم دین واقع ہے ایمان واسلام اور کل شرائع یعنی جمیع احکام پر اور معنی دین کے یہ ہیں کہ جب دین کا اطلاق کیا جائے گا تو مراد اُس سے تصدیق و اقرار اور قبول کر لینا احکامِ انبیاء کا ہوگا‘‘۔

الدین وضع الٰهی یدعواصحاب العقول الی قبول ماهو عند الرسول

(کتاب التعریفات صفحہ 62 للجرجانی)

((کتاب التعریفات باب الدال، صفحه 105 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان ،الطبعة الاولیٰ1403ه/1983ء))

علماءِ مفسرین فرماتے ہیں کہ اصل دین کی از روئے لغت کے جزا ہے کہا جاتا ہے کما تدین تدان یعنی ''جیسا عمل کرو گے ویسی جزا پاؤ گے''

ثم صار اسماللملۃ والشریعۃ ومعناہ الانقیاد للطاعۃ والشریعۃ

((تفسیر خازن، 19 تحت آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الْاِسْلَام ۔جلد 1: صفحہ 426، سورہ آل عمران مطبوعہ دارلکتب العلمیہ، بیروت، لبنان))

''پھر ہو گیا نام دین کا ملت وشریعت اور اس کے معنی مطیع وفرمانبردار ہو جانا ہے واسطے طاعت وشریعت کے''۔(تفسیر خازن جلد 1 صفحہ 223)

الغرض بیانِ مذکور بالا سے یہ بات ثابت ومحقق ہو گئی کہ اسلام کو دین، ملت، شریعت کہتے ہیں پس اسلام کو مذہب کہنا غلط ہے فَتَدَبَّرَ اَیُّھَا الْعَاقِلُ (پس سوچ اے سمجھ دار)

جناب خاتم المحد ثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں۔

نبی صاحب شریعت است نہ صاحبِ مذھب زیرا کہ مذھب نام راھی ست کہ بعض امتیان را درفھمِ شریعت کشادہ شود و بعقل خود چند قاعدہ قرار دھند کہ موافق آن قواعد استنباط مسائل شرعیہ ازماخذ آن نمایند ولھذا محتمل صواب وخطا میبا شدو چون امام معصوم از خطاست و حکم نبی دار دو نسبت مذھب باونمودن ھیچ معقول نمیشودولھذا مذھب رابسوئے خدا و جبریل و دیگر ملائکہ و انبیاء نسبت کردن کمال بے خر د است۔(تحفہ اثناء عشریہ صفحہ 109، کید 85)

((تحفہ اثناعشریہ صفحہ 72 کید ہشادوپنجم 85، مطبوعہ کتب خانہ اشاعتِ اسلام ٹمیا محل، دہلی۔ تحفہ اثنا عشریہ (اردو ترجمہ) صفحہ 131؛ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی))

ف: چونکہ شیعہ کہتے ہیں کہ ہم امامیہ ہیں ہمارے مذہب کی نسبت ائمہ معصومین کی طرف ہے بخلاف دیگر مذاہب کے کہ اُن کو مذہب کی نسبت غیر معصوم سے ہے اُن کے

جواب میں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ''نبی صاحب شریعت ہیں نہ صاحب مذہب، اس لیے کہ مذہب نام ہے اُس طریقہ کا کہ بعض اُمتیوں کو شریعت کے سمجھنے میں ظاہر ہوا ہے اور اُنہوں نے اپنی رائے سے چند قاعدے مقرر کئے ہیں کہ موافق اُن قواعد کے استنباط مسائلِ شرعیہ کا اُن کے ماخذ سے کرتے ہیں لہٰذا وہ مسائل محتمل خطا وصواب کے ہوتے ہیں (اور بزعم شیعہ ائمہ معصوم اور بعقیدہ اہلِ سنت محفوظ ہیں) تو جب امام خطا سے معصوم اور حکم نبی کا رکھتے ہیں تو نسبت کرنا مذہب کی ان سے دانشمندی نہیں بیوقوفی ہے اور اسی لئے مذہب کی نسبت خدا کی طرف یا حضرت جبریل و دیگر ملائکہ وانبیاء علیهم الصلاة والسلام کی طرف کرنا کمال جہالت ونادانی ہے''۔

ف۔ جناب مفتی صاحب غور فرمائیں کہ بقول شاہ صاحب ائمہ معصومین کی طرف مذہب کی نسبت کرنا بے وقوفی، جہالت و نادانی ہے تو کیا دین کو مذہب کہنا اور صاحبِ شریعت کو صاحبِ مذہب قرار دینا دانشمندی ہے؟ فَتَدَبَّرَ۔

تنبیہ: صاحبِ مذہب اپنے اجتہاد میں کبھی خطا بھی کرتا ہے اور کبھی صواب۔

المجتهد فی العقلیات والشرعیات الاصلیه والفرعیه قد یخطی وقد یصیب (شرح عقائد نسفی صفحہ 123 وغیرہ)

((شرح عقائد نسفی صفحہ 208 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور))

مگر صاحب شریعت انبیاء علیهم الصلاة والسلام معصوم ہیں خطا سے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمة الله تعالى علیہ فرماتے ہیں:

اَلْاَ نْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كُلُّهُمْ مُنَزَّهُوْنَ (اَىْ مَعْصُوْمُوْنَ) عَنِ الصَّغَائِرِ وَالْكَبَائِرِ، اَىْ مِنْ جَمِيْعِ الْمَعَاصِىْ (شرح فقہ اکبر لملا علی صفحہ 68۔ تمہید ابی شکور سالمی صفحہ 74)

((شرح فقہ اکبر صفحہ 100، مطبوعہ مکتبہ محمودیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ))

یعنی ''تمام انبیاء علیهم الصلاة السلام پاک اور معصوم ہیں گناہِ صغیرہ و کبیرہ کُل

معاصی سے''

ثم هذه العصمة ثابتة للانبياء قبل النبوة و بعد ها على الاصح

((شرح فقہ اکبر،صفحہ 101 مطبوعہ مکتبہ محمودیہ،سرکی روڈ،کوئٹہ))

یعنی'' یہ معصوم ہونا انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کیلئے ثابت ہے قبل نبوت اور بعد نبوت کے صحیح تر قول میں''۔

(شرح فقہ اکبر لملاعلی صفحہ 69 وللشیخ المغنیساوی صفحہ 15 وتمہید صفحہ 74)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہبطِ وحی خود صاحبِ شریعت ہیں اور صاحبِ مذہب تابع شریعتِ پیغمبر ہے۔ جب کہ ائمہ اہلبیتِ اطہار جو نبی نہیں ہیں بلکہ خاندانِ نبوت سے ہیں اس لئے مذہب کی اُن سے نسبت کرنا بقول شاہ صاحب جہالت ہے تو خود نبی صاحب شریعت سے مذہب کو نسبت دینا اعلیٰ درجہ کی جہالت وحماقت ہوگی ازروئے عقل بھی صاحبِ شریعت سے مذہب کو نسبت دینا خلاف ہے، یوں سمجھئے کہ مثلاً اسلام مذہب ہے اور مذہب میں احتمال ہے خطا وصواب کا، نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام میں احتمال ہے خطا وصواب کا، نتیجہ یہ ہوا کہ بانی اسلام میں احتمال ہے خطا وصواب کا (نعوذ باللہ من علم لا ینفع) پس واضح ہو کہ یہ نتائج برآمد ہوتے ہیں اسلام کو مذہب کہنے سے جو مؤدی اِلی الکُفر ہیں۔

فَتَدَ بَّرَ اَیُّھَا الْعَاقِلُ اَرْشَدَ نَا اللہُ وَ اِیَّا کُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

الحاصل اسلام کو مذہب کہنا عقلاً ونقلاً باطل ہے۔

((معراجِ جسمانی ومنامی کی تعداد کے بیان میں دیوبندی مفتی کی غلطی)):

مفتی صاحب موصوف فرماتے ہیں

''قولہ:۔ حضور کی ایک معراج تو جسمانی تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں''۔ تعلیم الاسلام نمبر 4 صفحہ 12۔

((تعلیم الاسلام، چوتھا حصہ صفحہ 15، مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، 6۔بی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ، لاہور۔ ایضاً چوتھا حصہ صفحہ 15 مطبوعہ کتب خانہ عزیزیہ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی))

((معراجِ جسمانی ومنامی کی صحیح تعداد کا بیان))

اقول:۔کبھی ایسا ہوتا ہے کہ علم پڑھ کر انسان متکبر و مغرور ہو جاتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ اب تو دستارِ فضیلت سر چڑھ گئی لوگوں میں وقار بڑھ گیا، اُلٹا سیدھا جو کچھ قلم چل جائے گا اُس کو لوگ مان ہی لیں گے اعتبار بن گیا ہے کس کو تمیز ہے کہ مفتی صاحب کے لکھے کو غلط کہہ دے۔احقر کا ادراک اس امر کے دریافت سے قاصر ہے کہ یہ جو تعدادِ معراج بتائی گئی ہے ،یہ کسی معتبر کتاب سے اگر ثابت ہے تو اس کا حوالہ معلوم ہونا ضروری ہے اور اگر فضیلت مآب کا اجتہاد ہے تو وہ قابلِ التفات نہیں کیونکہ اکابرین مثل علاّمہ قسطلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور علامہ برہان الدین رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِسرَاآته صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَتْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ وَاحِدٌ بِجِسْمِہٖ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالْبَاقِیْ بِرُوْحِہٖ

(مواهب لدنيه جلد 1صفحه 3، سيرة الحلبيه جلد 1صفحه 398)

((المواهب اللدنيه بالمنح المحمديه،المقصدالخامس،الاسراء والمعراج، جلد2 صفحه 429 مطبوعه المكتبة التوفيقيه،قاهره،مصر ـالسيرة الحلبيه،باب ذكر الاسراء والمعراج،جلد 1صفحه 515مطبوعه دارالكتب العلميه،بيروت))

یعنی’’نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج چونتیس مرتبہ ہوئی ہے ایک مرتبہ آپ کے جسم شریف کے ساتھ اور باقی سب عالمِ رویاء میں‘‘۔

حضراتِ ناظرین غور فرمائیں کہ ہم اکابرین کی تصریح کو مانیں یا جناب مفتی صاحب کی تخمین کو جن کو ہنوز ((ابھی تک)) اعتماد نہیں کہ چار مرتبہ ہوئی یا پانچ مرتبہ۔پھر امرِ دین اور وہ بھی اندازہ و تخمینہ اور یہ بھی نہیں معلوم کہ چار مرتبہ یا پانچ مرتبہ شاید ایسے ہی لوگوں کیلئے ہو۔ اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ واللہ اعلم ۔جناب مفتی صاحب گستاخی معاف ہو کیا اسلام کی تعلیم تخمینہ و اندازہ پر مبنی ہے؟۔جن خوردسال بچوں کے دل میں یہ خیال جاگزیں و متمکن ہو جائے گا وہ ہمیشہ اس غلط خیال کو صحیح سمجھیں گے اور صحیح بات کو غلط شمار کریں گے تو یہ ضَلُّوْا وَاَضَلُّوْ((صحیح البخاری، کتاب العلم باب کیف یقبض العلم، رقم الحدیث

100، جلد 1، صفحہ 31، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، الطبعۃ الاولیٰ)) کے مصداق ہوگا لہٰذا لازم ہے کہ اِن غلط خیالات کی تصحیح کردی جائے تا کہ خلق اللہ گمراہ نہ ہو اور آئندہ پھر کچھ میں عرض کروں گا فَانتَظِرُ

ف۔ جناب مفتی صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ معروضاتِ بالا اگر صحیح ہوں تو قبول فرما کر مشکور فرمائیں اور اگر احقر کے خیالات غلط ہوں تو متنبہ فرمائیں۔فقط۔

نیازمند

محمد عبدالسمیع

خادم مدرسہ ابراہیمیہ، واقع پھاٹک شیخ سلیم، بنارس

نقل تحریر شریف جناب مولانا مولوی عبدالمصطفیٰ صاحب سنی حنفی قادری المعروف بہ محمد وصی علی علوی کاکوری سلمہ اللہ تعالیٰ وعم فیضہ

معدنِ اشفاق وکرم اخلاق مجسم مولانا سید صاحب زید کرمہٗ

پس از سلام سنت الاسلام مدعا نگار ہے کہ صحیفہ مؤدت وانیقہ محبت معہ پانچ رسائل تعلیم الاسلام بصیغہ رجسٹری موصول ہوا، بظاہر میں نے رسائلِ مرسلہ جناب دیکھے میری رائے میں مؤلف رسائل فرقۂ وہابیہ دیوبندیہ خَذَلَهُمُ اللّٰهُ اِلٰی یَوْمَ التَّنَادِ (یعنی اللہ تعالیٰ اُن کو قیامت تک رسوا رکھے) سے معلوم ہوتے ہیں، ان میں تمام دینی مسائل جو وہابیہ کے عقائد کے متعلق ہیں اُن سے مجھے اختلافِ کُلی ہے لہٰذا ہر رسالہ پر میں نے لکھ دیا ہے خُذْ مَاصَفَا وَدَعْ مَاكَدِرْ (صاف بات لے لو اور گندگی کو چھوڑ دو)

خاص کر چوتھے نمبر میں صفحہ دس سے صفحہ بیس تک بہت زہر اُگلا ہے اَللّٰهُمَّ احْفِظْنَا وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ شُرُوْرِ الْوَهَابِيِّيْنَ۔ (یا اللہ ہم کو اور سب مسلمانوں کو وہابڑوں کے فتنوں سے بچا)

الراقم الاحوج الی اللہ الغنی عبد المصطفیٰ قادری المعروف بہ محمد وصی علی علوی کان اللہ و رسولہ و مرشد لہٗ

تصدیقات وتقاریظ علماء کرام کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحَانَ رَبِّیۡ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ عَلِمَ مَا کَانَ وَمَا یَکُوۡنُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ الَّذِیۡنَ ھُمۡ حِزۡبُ اللّٰہِ اَلَا اَنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡن

امابعد! رسائلِ اربعہ تعلیم الاسلام کوشروع سے آخرتک دیکھا۔ جن گمراہ عقائد اور غلط مسائل کو مصنف نے بے خوف وخطر کمال ڈھٹائی سے لکھا اور ناسمجھ بچوں کو پڑھانا چاہا ہے اُس پر اِس قدر حیرت نہیں ہے۔ جس قدر اس بات پر حیرت ہے کہ سورت میں اب تک یہی طے نہیں پایا کہ رسائلِ مذکورہ میں اغلاط وتغلیط کی کثرت ہے یا نہیں؟

کفرستانِ ہند میں نت نئے نرالے کفریات کا ایجاد کرنا اور پھر اُس کی اشاعت کر کے گمراہی پسند دلوں کو اثر میں لے لینا ایسا روزمرہ ہو گیا ہے جس پر اظہارِ تعجب کا موقع نہیں رہ گیا۔ جس ملک میں دربارِ الوہیت وسرکارِ رسالت میں منہ زوری بدلگامی بے حیائی کرتے جھجک تک نہ پیدا ہو کما تری الدیا بنۃ رسالت کا دعویٰ کرتے، اُلوہیت کی ڈینگ مارتے زبان میں لکنت بھی نہ ہو کما تری المرزائیۃ والگیاویۃ ۔ ایسے تاریک وکفر پسند ملک میں دجاجلہ کی کثرت اور مکروفریب کی بہتات مقامِ حیرت نہیں ہے مگر رونا اس کا ہے کہ اب تک ایسے بھولے بھالے سیدھے سادھے لوگ موجود ہیں جو مکروفریب کو دین وایمان بنانے پر ہٹ دھرمی کرنے کو تیار ہیں اور کہنے کو مولوی صاحب، شاہ صاحب کہلائے جاتے ہیں۔

((کئی دُنیادار چالاک لوگ دین کے معاملے میں بھولے بھالے بن جاتے ہیں)):

میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ واقعی اتنے سیدھے اور بھولے نہیں ہوتے جتنا عام طور پر سمجھا جا سکتا ہے بلکہ وہ تو ایسے ہوشیار ہوتے ہیں کہ مٹی کی ہانڈی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں اور ایک پیسہ کی جگہ دو پیسہ خرچ نہیں کرتے، معاملاتِ دنیا میں وہ ایسے ہوشیار ہوتے ہیں کہ دوسروں کو سبق پڑھائیں مگر غریب اور عرب کے مسافر اسلام کا

معاملہ آن پڑتا ہے تو بھولا پن دکھانا شروع کرتے ہیں یہ بھولا پن نہیں ہے(39) بلکہ تبلیغِ ضلالت اور فتنہ کے اشاعت کی ایک نو ایجاد مشین ہے۔اللہ تعالیٰ غریب مسلمانوں کی نصرت فرمائے اور ان مسلمان صورت گمراہی پسندوں سے محفوظ رکھے اور مسلمانانِ سورت کو اس نو ایجاد مشین میں کام کرنے سے بچائے۔

بلاشبہ حضرات علمائے کرام کثرھم اللّٰہ تعالیٰ کا یہ فتویٰ صحیح ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام میں سراپا وہابیت وضلالت کی تعلیم ہے اور مسلمانوں پر حرام ہے کہ اپنے بچوں کو ایسے رسائل پڑھائیں،قرآنِ کریم میں فرمایا

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ((پارہ7:،سورۂ انعام،آیت:68))

''تو نہ بیٹھو جان لینے کے بعد ظالموں کے ساتھ''

حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ

فَإِيَّا كُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ

((صحیح مسلم، مقدمہ مسلم،باب النھی عن الروایۃ الضعفا والاحتیاط، صفحہ23،

---

(39) ایک حدیث شریف میں ایسے لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو معاملاتِ دُنیا میں تو بڑے سمجھ دار ہوتے ہیں لیکن معاملاتِ دینی سے جاہل اور بے پرواہ ہوتے ہیں۔امام بیہقی یہ حدیث ان الفاظ میں نقل فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:''إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ،جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ،حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِالدُّنْيَا،جَاهِلٍ بِالْآخِرَةِ''

(السنن الکبریٰ، کتاب الشھادت،باب بیان مکارم الأخلاق ومعالیھا،حدیث: ۲۰۸۰۴،جزعاشر صفحہ:۳۲۷مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ،بیروت،لبنان)

یعنی''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا:اللہ تعالیٰ ہر متکبر،بسیار خور(یعنی بہت زیادہ کھانے والے)،بازاروں میں شور مچانے والے،رات کو مُردہ کی طرح بے خبر سونے والے(یعنی نیند کی وجہ سے نمازِ فجر کی پرواہ نہ کرنے والے) اور دن کو گدھے کی طرح دنیا میں مست رہنے والے،دنیاوی معاملات میں مہارت رکھنے والے اوراُخروی معاملات سے بالکل بیگانے کو اللہ ناپسند فرماتا ہے''۔(میثم قادری)

مطبوعہ بیت الافکار الدولیہ، ریاض))

''تو تم اُن سے دور رہو اور اُن کو اپنے سے دور رکھو کہیں تم کو گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں''۔

هـذا ما عندی والعلم عند اللّٰه تعالیٰ واللّٰه ورسولهٗ اعلم وعلمهٗ جل مجده اتم واحکم۔

کتبه

عبیده العاصی فقیر ربه واسیر ذبنه ابو المحامد سید محمد الاشرفی الجیلانی خادم الحدیث الشریف فی الجامعة الاشرفیة الکائنة بحضرة کچھوچھه المقدسه (ضلع فیض آباد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه رب العلمین وسلام عَلیٰ المُرْسَلِین والنبیین والصدیقین والشهداء والصالحین۔ امابعد! تعلیم الاسلام کے چوتھے نمبر پر کچھ موقوف نہیں ہے بلکہ شروع سے آہستہ آہستہ ضلالت وگمراہی جمانے کیلئے بچوں کے دلوں سے نورِ ایمان نکالنے کی کوشش کی ہے اور پھر جا کر چوتھے نمبر میں زہر اُگل دیا ہے جس کی کامل توضیح حضرات علمائے اہلِ سنت وجماعت نے فرمادی ہے بلاشبہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے رسالوں کو پھونک دیں اور بچوں کو ہرگز ہرگز نہ پڑھائیں۔ دین کے بارے میں عام مسلمانوں کی صدائے احتجاج اور علماء کے فتاویٰ سے بے پرواہی برتنا سخت شنیع ونار وا ہے۔

فقط کمترین ابوالمعین سید محمد محی الدین اشرفی جیلانی، مدرس جامعہ اشرفیہ

ذلك كذالك والعلم عند المالك

سید مصطفیٰ اشرفی جیلانی خادم طلبۃ العلوم جامعہ اشرفیہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح سید شمس الدین اشرف اشرفی جیلانی تلمیذ حضرت محدث صاحب قبلہ صح الجواب واللّٰه تعالیٰ اعلم بالصواب

سید حبیب اشرف اشرفی جیلانی غفر له

دیوبندی مولوی کے گتھم گتھا ہونے کی کہانی ان کے ہم مخرج مولوی کی زبانی

(مولوی ابوایوب دیوبندی کو دعوتِ فکر)

میثم عباس قادری رضوی

مولوی حکیم محمود احمد سلفی غیر مقلد ابن مولوی اسماعیل سلفی، اپنے ہم مخرج بھائی مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی ابن مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ہم عصرانہ چپقلش کی وجہ سے تنقید تو کسی کے نزدیک بھی قابلِ قبول نہیں اور آپ کا انحصار ہی ہم عصرانہ چپقلش کی پیداوار لٹریچر پر ہے کیا یہ دیوبندیوں میں نہیں ہے۔ حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری، قاضی نور احمد اور قاضی شمس الدین صاحب کے متعلق آپ کی ہم عصرانہ چپقلش نہیں؟ کیا کچھ آپ نے ان کے متعلق نہیں کہا، کیا مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا مدنی کی آپس میں نہیں لگتی تھی؟ ابھی تجلی کے فائل موجود ہیں کیا ان چیتھڑوں کو کھولنا اور اس سنڈاس کی بدبو سے آپ لوگوں کو آشنا کرنا چاہتے ہیں؟ کیا مولانا اسد مدنی اور قاری طیب کی حالیہ چپقلش اور دیوبند کی بندش لوگوں کے ذہن سے محو ہوگئی ہے؟ جامعہ رشیدیہ طرفین میں گولی چلی، جامعہ رشیدیہ بند ہوگیا، مسجد سیل ہوگئی۔ کیا یہ باہمی پیار کی علامت ہے؟ خدارا اس کوڑے کرکٹ کو دفن رہنے دیجیے اور اپنے علماء کی تضحیک کا سامان نہ کیجیے''

(علمائے دیوبند کا ماضی تاریخ کے آئینے میں صفحہ ۳۷ مطبوعہ ادارہ نشر التوحید والسنہ، لاہور)

مولوی ابوایوب دیوبندی سے گذارش ہے کہ ''دست و گریبان'' کے بعد ایک عدد کتاب بعنوان ''دیوبندی دست و گریبان'' یا ''دیوبندی گتھم گتھا'' بھی لکھ دیں۔ کیونکہ اس عنوان پر دیوبندی لٹریچر میں بہت سا مواد موجود ہے۔